﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 | جمعۃ المبارک 05 رجنوری 2018ء | 17 ربیع الثانی 1439 ہجری قمری ❀ 05 رصلح 1397 ہجری شمسی | شمارہ 01

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے صحابہ کا ذوق وشوق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پھل پک جاتے اور زکوٰۃ کا وقت آتا تو صحابہؓ جوق درجوق اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے۔ کوئی اِدھر سے کھجوریں لے کر آ رہا ہے کوئی اُدھر سے آ رہا ہے یہاں تک کہ ایک ڈھیر لگ جاتا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قرآن شریف کی طرف تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔

’’قرآن شریف کی طرف تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی قوم سے۔ نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ مِنۡکُمۡ ہے فکر کر اور پرہیزگاروں کی طرح غور کر! اور یہ حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا۔ یعنی یہ کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ سے اُس کے قول لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا (النور:56) تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی اُمّت میں سے ہوں گے۔ نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ مسیح آسمان سے آوے۔ اور وہ آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعوے پر کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قول مِنۡکُمۡ کو فراموش کر دیا اور فضول گمان رکھتے ہو کہ مسیح آسمان سے آوے گا۔ یہ تمہارا گمان قرآن شریف (اور حدیث) سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو۔ کیا کوئی بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اور قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے اور وہ حَکَم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مُہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتّر بتّر کر دیا۔ اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہر یک ایسے قصّہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو تا کہ شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اور تم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدارِ مدّت میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مُدّت پر آیا ہوں کہ جس میں عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔ اور تم نے جان لیا اُمّت کا خاتم الخلفاء اسی اُمّت میں سے ہے، نہ دوسرے گروہ میں سے۔ پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کرے گا اس آیت میں کہ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پُر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دے گا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی اور اس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کرے گا۔ اس شخص پر افسوس ہے کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہو لے۔ کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے۔ ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو؟ کیا ظن کو یقین کے بدلے اختیار کرتے ہو؟ اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو ترک کرے اور ہوا و ہوس کی پیروی کرے۔ کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے۔ قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو۔ حق ظاہر ہوگیا۔ اس پر خاک نہ ڈالو اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف جانا ہے ڈرو۔ اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کے لئے تمہارے ساتھ جائیں گے۔ پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف نظر نہ کرو۔ پھر پرہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔‘‘

.............................(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 81 تا 85۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

قرآن کریم میں ابتدا سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ملتا ہے اور اسلام کے ماننے کی بنیادی شرط ہی یہ ہے کہ ایک خدا کو مانو اور اس کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ تسلیم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو مختلف احکامات اور تعلیم تمہیں قرآن کریم میں دی ہے یا جس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کا محور خدائے واحد کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اس وقت تک سچا ثابت ہوگا جب تک ہم مکمل طور پر اس کی اطاعت کے دائرے میں رہیں گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے توحید کی اہمیت، اس کے تقاضوں اور برکات کا تذکرہ

توحید کا صحیح فہم و ادراک اور اس اعتقاد کا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دکھائی دیتا ہے۔

پس مَیں اس ہمدردی کے جذبے سے مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو حسد کی آگ سے بچائیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے اور فرقہ بندیاں کرنے کی بجائے اس زمانے کے ہادی مسیح و مہدی کی جماعت سے حسد کرنے اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کی بجائے اس کی جماعت میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے اس مسیح و مہدی کو قبول کریں اس کی جماعت میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پائیں۔ پھر مَیں درخواست کرتا ہوں کہ مسیح و مہدی کے پیغام کو سمجھیں۔

جہاں احمدیوں کو اپنی عبادتوں کے نمونوں کی مثال قائم کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی مثالیں قائم کرنی ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے اور وحدانیت کے قیام کی کوشش بھی کرنی ہے۔ مسلمانوں کی بھی اس طرف رہنمائی کرنی ہے اور غیر مسلموں کو بھی اس حسین تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا اور اب دنیا کی بقا خدائے واحد کی عبادت اور اس کی آخری شریعت پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک ہو کر ایک خدا کی طرف جھکو اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کرنا ہوگا۔ اپنے آپ کو ایک خدا کے ماننے والے کی عملی تصویر بنانا ہوگا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 31/جولائی 2005ء بروز اتوار امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Rushmoor Arena میں اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آل عمران:63)۔ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یقیناً یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

قرآن کریم میں ابتدا سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ملتا ہے اور اسلام کے ماننے کی بنیادی شرط ہی یہ ہے کہ ایک خدا کو مانو اور اس کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ تسلیم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو مختلف احکامات اور تعلیم تمہیں قرآن کریم میں دی ہے یا جس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کا محور خدائے واحد کی ذات ہے۔ پس یہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر مسلمان اس کو سمجھ لیں تو دنیا میں مسلمانوں کی طرف منسوب ہونے والے تمام فساد ختم ہو جائیں۔ لیکن کئی مسلمان ہیں جو اس کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توجہ دلانے کے اس بنیادی نکتے کو سمجھنے سے مسلمان انکاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور ہم احمدیوں کو بھی توفیق دے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے، خدا کی وحدانیت کا فہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اس تعلیم اور سنّت پر عمل کرنے والے ہوں جس کی تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور جس کا اُسوہ، جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھا۔ ہمارے اندر وہ عرفان پیدا ہو جائے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک اور رب العالمین سمجھنے والے ہوں کیونکہ رب العالمین کے نکتے کو سمجھتے ہوئے ہی ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ نیکیاں بجا لا سکیں گے۔ چاہے وہ نیکیاں عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے ہوں یا بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے ہوں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ عقل اور سمجھ عطا کرے کہ ہم سب تعریفوں کا مستحق صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھیں اور خوشامدیوں کی طرح بندوں کی جھوٹی تعریفیں کر کے اپنے دلوں میں بُت نہ کھڑے کریں۔ ہمیں یہ فہم حاصل ہو کہ اس دنیا کی جو نعمتیں ہیں ان کا منبع، ان کو پیدا کرنے والا، ان کو دینے والا ہم صرف اور صرف خدا کی ذات کو سمجھیں۔ غرض کہ کوئی موقع بھی ایسا نہ ہو جب ہم اپنے آپ کو ربّ العالمین کے دائرے سے باہر سمجھنے والے ہوں۔ اللہ کی ذات کے سوا اپنا مالک، اپنا ربّ کسی اور کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اس وقت تک سچا ثابت ہوگا جب تک ہم مکمل طور پر اس کی اطاعت کے دائرے میں رہیں گے اور اس اقرار اور عمل کے لئے کیا کوشش ہونی چاہئے اس بارے میں مختلف روایات میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور اس کی وحدانیت کے اظہار کے لئے دعائیں بتائی ہیں اور اپنے عمل سے ہمیں دعاؤں کے نمونے سکھائے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ابو زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے آخر پر سلام پھیر کر یہ دعا کرتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مَیں نیکی بجا لانے کی کوئی طاقت اور شیطان سے بچنے کے لئے کوئی قوت نہیں پاتا۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف کا وہی مستحق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ ہر قسم کی نعماء اور ہر فضل کا وہی مالک ہے اور ہر عمدہ تعریف کا وہی مستحق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اطاعت کو صرف اسی کے ساتھ خاص کرتے ہیں اگرچہ کافر لوگ ناپسند ہی کریں۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب استجاب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ حدیث 1343)

پس یہ وہ دعا ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے مضمون کو سمجھنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ جب نماز کے بعد ایک مومن یہ دعا کرے گا تو گویا عملاً یہ اظہار کر رہا ہوگا کہ گو جب نماز کے بعد ظاہری طور پر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے، ایک خاص وقت کے لئے جو عبادت کا، نماز کا وقت مقرر ہے اس سے فارغ ہو گیا ہوں۔ لیکن اس کے بعد بھی میرا دل اس بات کی گواہی دیتا رہے گا، اگلی نماز تک یہ گواہی چلتی رہے گی کہ عبادت کے لائق کوئی اور ذات نہیں ہے۔ صرف اور صرف یہی وحدہٗ لاشریک ہستی ہے اور دنیا کی مصروفیات مجھے اس سے دور نہیں لے جا سکیں گی۔ گو یہ دعا کرنے والا ظاہری طور پر اپنے کام میں مصروف ہوگا لیکن دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا رہے گا کیونکہ وہی ہستی ہے جو سب قدرتوں کی مالک ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک کے کاروبار، مال، اولاد میں برکت ڈالنی ہے اور ڈالتا ہے۔ اور وہی ہے جو یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ یہ سب کچھ تباہ کر دے۔ اور پھر یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! یہ عبادتیں اور یہ تیرا دل میں جو خوف ہے یا کوئی بھی نیکی جو معاشرے میں امن اور محبت کی فضا پیدا کرنے والی ہے وہ مجھے تیری تمام صفات کا فہم اور اِدراک دینے والی ہو۔ ہر نیکی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا فہم عطا کرنے والی ہو۔ اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ پس اللہ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! تو میری مدد فرما اور مجھے شیطان کے ہر اس فعل سے بچا جو تجھ سے دور لے جانے والا، تیری وحدانیت پر میرے ایمان کو کمزور کرنے والا ہو۔ پس اے کائنات کے مالک! مجھے ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھنا۔ مجھے اپنی نعمتوں سے نوازتے رہنا۔ مجھے اپنا کامل اطاعت گزار اور فرمانبردار بندہ بنانا۔ تو یہ دعا جو ہے نماز کے بعد اس ماحول سے نکل آنے کے بعد جو نماز میں دعا کے لئے خاص ماحول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی طرف توجہ دلاتی رہے گی۔ دنیاوی کاموں میں پڑنے کے بعد بھی دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا رہے گا۔ دل بایار رہے گا۔ تو تبھی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر قائم ہیں یا اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں قائم ہے۔ تو یہ طریقے ہیں، یہ اسلوب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحدانیت قائم کرنے کے لئے ہمیں سکھائے۔ پس توحید کو قائم کرنے کے لئے ہمیں ان نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی جس کی ایک مثال میں نے دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”توحید بغیر پیروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن

جلد 22 صفحہ 178) پس کامل توحید کا فہم اور ادراک اگر حاصل کرنا ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چل کر ہی حاصل ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا تصور ہمارے دلوں میں قائم کرنے کے لئے مختلف انداز میں اُمّت کو نصائح فرمائی ہیں۔مختلف مواقع پر نصائح فرمائی ہیں۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر کسی نے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے۔اس کے اس قول کی اس کے رب نے تصدیق کی اور فرمایا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب وہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ واحد ہے۔تو اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مَیں واحد ہوں۔ اور جب وہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں واحد ہوں۔ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔میرا کوئی شریک نہیں۔اور جب وہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور حمد کا وہی مستحق ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں۔بادشاہت میری ہی ہے اور ہر قسم کی حمد کا مَیں ہی مستحق ہوں۔اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کی مدد کے بغیر نیکیاں بجا لانے کی ہمت اور شیطان سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔میرے سوا کوئی معبود نہیں اور کسی کو میری مدد کے بغیر نیکیاں کرنے کی ہمت نہیں اور نہ شیطان سے بچنے کی طاقت ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو یہ کلمات اپنی بیماری میں بھی کہتا ہے اور وفات پا جاتا ہے تو اسے آگ نہیں چُھوئے گی۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء مایقول العبد اذا مرض حدیث 3430)

تو یہ دعا جو پہلی حدیث میں بھی سکھائی گئی ہے توحید کے اقرار اور اللہ تعالیٰ کا دل میں خوف قائم کرنے کے لئے ایسی دعا ہے جو مستقل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دل میں تصور قائم کر دیتی ہے اور یوں انسان اعمال ہی وہ بجا لاتا ہے جو اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی توحید قائم کرنے والے ہوں۔تو یقیناً ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے بچنے اور جنت میں جانے کی بشارت دیتا ہے۔

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ایک جگہ آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے معاذ! کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مَیں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ معلوم ہے۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ کا یہ حق ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دیں۔ پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ پہ کیا حق ہے؟ حضرت معاذؓ نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ معلوم ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب ماجاء فی دعاء النبیؐ امتہ الیٰ توحید اللہ تبارک وتعالیٰ حدیث 7373)

تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر پیار کی نظر ڈالنے کا انداز جو اس کی توحید کا اقرار کرتے ہیں جو مالک ہے، رب ہے، تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔اس پر ایک عاجز بندے نے کیا حق جتانا ہے لیکن اس عاجز بندے کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ تم کیونکہ میری وحدانیت کا اقرار کرتے ہو اور میرے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اس لئے تمہارا بھی حق ہے کہ مَیں تمہیں عذاب سے دُور رکھوں، جہنم کی گرمی تم تک نہ پہنچنے دوں۔پس میری وحدانیت کے حق کو اسی طرح ادا کرتے رہو۔

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اظہار کے لئے دعا کا طریق یوں سکھایا۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ دعا دن میں سو مرتبہ کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف کا وہی مستحق ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔تو یہ دعا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا اجر ملنے کے مساوی ہوگی اور اس کی ایک سو نیکیاں شمار ہوں گی اور اس کی ایک سو خطائیں مٹا دی جائیں گی اور یہ دعا اس کو اس روز شام تک شیطان سے بچانے والی ہو گی اور اس سے افضل عمل کرنے والا اور کوئی نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ اعمال صالحہ بجا لایا ہوگا۔(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل التھلیل حدیث 6403)

تو دیکھیں کہ اس اقرار سے گناہوں سے بھی بچ رہے ہیں اور دعا کا جو ثواب ہے اس سے بھی فیض پا رہے ہیں اور پھر اسی فیض سے مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بھی مل رہی ہے کیونکہ اس دعا کی برکت سے شیطان سے بھی بچ رہے ہیں اور جب شیطان سے بچ رہے ہیں تو ظاہر ہے پھر نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پھر صحابہ کے توحید کے اقرار اور اللہ تعالیٰ سے محبت کے اپنے اپنے انداز بھی تھے۔ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں کوشش کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی خالص توحید دل میں بٹھائے۔ایک واقعہ کا یوں روایت میں ذکر ملتا ہے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریّہ کے لئے ایک شخص کو امیر بنا کر بھیجا۔ (جنگ کا وفد بھیجا) وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ پڑھتا تھا۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا۔آپ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ چنانچہ پوچھنے پر اس صحابی نے بتایا کہ میں یہ اس لئے کرتا تھا کہ یہ خدائے رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اسے پڑھتا رہوں۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بتا دو کہ پھر اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔(صحیح البخاری کتاب التوحید باب ما جاء فی دعاء النبیؐ امتہ الیٰ توحید اللہ تبارک وتعالیٰ حدیث 7375)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس نکتہ کو خوب سمجھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہی ہے جس کے اقرار اور ہر وقت کے ذکر سے اب اسلام لانے کے بعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کے بعد خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بار بار پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ فلاں شخص اس تلاوت قرآن کریم کو کم سمجھ رہا ہے۔اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ سورۃ اپنے مضامین کے لحاظ سے قرآن کے ایک تہائی کے برابر ہے۔(صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھو اللہ احد حدیث 5013)

اس پر مسلمانوں میں سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ سورۃ تین دفعہ پڑھ لی تو سارا قرآن کریم ختم ہو گیا حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اپنے مضامین کے لحاظ سے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اس میں اظہار کیا گیا ہے۔تو اصل تو انہی صحابی نے اس نکتے کو سمجھا تھا۔ ہر بار جب پڑھتے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نیا مضمون ان پر کھلتا ہوگا۔ان آیات کی طرف توجہ جاتی ہوگی جن میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے لاشریک ہونے کا بیان ہے۔ اگر ان مضامین کو ذہن میں رکھا جائے اور تمام قرآن کریم میں اس طرح کے جو مضامین آتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اظہار ہو رہا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تہائی قرآن کریم کی تعلیم تو اس کے سامنے آ گئی اور یہ توحید کا مضمون ہی ہے جو نبیوں کا خاصہ ہوتا ہے۔

پس جو توحید کے مضمون پر غور کرنے والے لوگ ہیں یہ وہ ہیں جو نبیوں کے اُسوہ پر چلنے والے ہیں اور اس تعلیم کا اور توحید کا صحیح فہم اور اِدراک اور صحیح نمونہ جو قائم کیا اور جو اعلیٰ معیار قائم ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی تھی۔اس لئے وہی لوگ کامیاب ہیں جو آپ کے اس اُسوہ پر چلنے والے ہیں۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو توحید کے مضمون کی اس قدر تاکید فرمائی اور اس لئے آپ نے بار بار اس مضمون کو بیان فرمایا۔ کیونکہ پہلی اُمّتیں اس مضمون کو بھلا کر اپنے اوپر عذاب لانے والی بنی تھیں۔ قرآن کریم میں بھی اس مضمون کا بہت ذکر ہے۔

ایک موقع پر آپ نے اُمّت کو شرک سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کی دعا اس طرح سکھائی۔یحی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبدالرحمن بن حبلیٰ نے ان کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ایک ٹکڑا نکالا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اے اللہ! جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ غائب اور حاضر کو جاننے والا ہے تُو ہر ایک چیز کا رب ہے اور ہر چیز کا معبود ہے۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تُو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور اس امر کی ملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ مَیں شیطان اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مَیں اس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی جان پر کسی گناہ کا بوجھ ڈال دوں یا اپنے آپ کو کسی مسلمان کے خلاف مجبور کر کے لے جاؤں۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ رات کو سوتے وقت یہ دعا اس وقت کیا کریں جب وہ سونا چاہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 616 مسند عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ حدیث 6597 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

دیکھیں اس دعا میں توحید کے مضمون کے ساتھ شرک سے بچنے کے مضمون کو بھی ساتھ رکھا گیا ہے اور یہ اصل میں توحید کا مضمون ہی ہے۔ دوسرے اس کے علاوہ شرک سے بچنے اور توحید کے مضمون کے ساتھ دوسرے معاشرتی گناہوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلا دی ہے۔ اپنے بھائیوں کے خلاف غلط کام کرنے سے روکنے کی طرف بھی توجہ دلا دی ہے۔اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ بھی طلب فرمائی کہ کوئی ایسا عمل ہو جو اللہ تعالیٰ کے قیام توحید کے مقصد کو پورا کرنے کے خلاف ہو۔آپ تو تمام انسانیت کو ایک اُمّت بنانے کے لئے آئے تھے، ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید تمام دنیا پر قائم ہو۔تو اگر مسلمان آپس میں پھٹے ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کر رہے ہوں تو پھر وہ وحدانیت کس طرح قائم رہ سکتی ہے جس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اس پر قائم رہنے کی دعا کے مضمون کو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے سے بچنے کے مضمون کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے تا کہ اس عمل سے حسین معاشرے کا قیام ہو سکے۔توحید کا قیام ممکن ہو سکے۔اور تمام مسلمان کم از کم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور اب توحید کا قیام آپ کے پیچھے چلنے سے ہی ہوگا اور آپ کے پیچھے چلنے سے ہی ممکن ہے۔اس کے لئے بھی مسلمانوں کو اللہ سے ہدایت حاصل کرنے کی دعا مانگنی چاہئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی آیا اور اس نے عرض کیا مجھے کچھ ایسی دعائیں بتائیں جو میں کرتا رہا کروں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم یہ دعا کیا کرو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا...۔اور اللہ کی بہت زیادہ تعریفیں ہیں اور ربّ العالمین کے لئے ہر قسم کی پاکیاں ہیں۔اللہ عزیز و حکیم کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی کوئی طاقت نہیں اور شیطان سے بچنے کی کوئی قوت نہیں۔اس پر اس شخص نے کہا یہ سب باتیں تو میرے رب کے لئے ہیں۔ میرے لئے کیا ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے لئے یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے اپنی جناب سے رزق عطا فرما۔(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث 6848)

پس جس طرح اس زمانے میں اس بدوی نے جس کے دل میں نیکی سیکھنے کی خواہش تھی آپ سے دعا کے سلیقے سیکھے آج مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اندھی مخالفت جو ہے یہ اس کو بند کریں۔ اس بدوی کا ہی نمونہ دیکھیں۔اپنے آپ کو جو بہت پڑھا لکھا اور عالم دین سمجھتے ہیں دعا کے مضمون کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔ دنیا میں فتنہ و فساد اور مسلمانوں کے آپس میں پھٹے ہوئے ہونے کے نظارے کو دیکھ کر جس سے غیر فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے تعلقات میں مزید مسلمانوں میں دراڑیں پیدا کر رہے ہیں، آپس میں ان کو مزید پھاڑ رہے ہیں، اس سے سبق حاصل کریں اور سوچیں اور دعا کریں۔اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کے خیال میں اگر وہ پوری نہیں ہوئیں تو اللہ کے آگے جھکیں اور دعائیں کریں کہ اے اللہ مسلمانوں کی

حالت تو دن بدن بگڑتی جارہی ہے۔ تیرے وعدے تو تمام انسانیت کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے تھے۔ یہ کیا ہورہا ہے۔ اپنی وحدانیت دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور کم ازکم مسلمانوں کو ہی ایک کرنے کے لئے ہمیں ہدایت عطا فرما اور جو دعا اس بدّو کو اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی کہ کس طرح اس کو ہدایت ملے وہ دعا ہی مانگیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا گناہوں کی بخشش طلب کریں۔ ہدایت کی راہیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کی مخالفت برائے مخالفت نہ کریں صاف دل ہوکر اللہ سے مانگیں تو خدا تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ مسلمانوں کو جن میں شرافت ہے عمومی طور پر چاہئے کہ ان بدنصیب مولویوں کے پیچھے نہ چلیں جن کا دین صرف فساد کرنا ہے۔ جو جان بوجھ کر یا لاشعوری طور پر مسلمان اُمّت کو پھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صاف دل ہوکر اللہ تعالیٰ سے مانگیں کہ خدا تعالیٰ تُو ہی ہماری مدد فرما۔ اور جب صاف دل ہوکر اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔

اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو ہی اپنے سامنے رکھیں جس کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے رکھے۔ (صحیح البخاری کتاب الأدب باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر حدیث 6065)

ایک دوسری جگہ ان باتوں کے ساتھ فرمایا کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث 4210)

پس میں اس ہمدردی کے جذبے سے مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو حسد کی آگ سے بچائیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے اور فرقہ بندیاں کرنے کی بجائے اس زمانے کے ہادی مسیح و مہدی کی جماعت سے حسد کرنے اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کی بجائے اس کی جماعت میں شامل ہوں۔ کیونکہ ان کی عارضی کوششیں ہی ہیں جو نقصان پہنچانے کی ہوسکتی ہیں، نقصان پہنچا تو نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد فرماتا ہے۔ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔ اگر کسی کا چھوٹا سا معمولی نقصان ہو بھی جائے تو بحیثیت جماعت یہ جماعت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس جماعت نے تو اب الٰہی وعدوں کے مطابق ترقی کرنی ہی ہے۔ انشاء اللہ۔ پس اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے اس مسیح و مہدی کو قبول کریں اس کی جماعت میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پائیں۔ پھر مَیں درخواست کرتا ہوں کہ مسیح و مہدی کے پیغام کو سمجھیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد اُن کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں۔ اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 11۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس خدا کی شناخت اگر کرنی ہے، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو اگر قائم کرنا ہے تو مسیح موعود کو مان کر ہی کیا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی کوشش کرو گے ناکام و نامراد ہو گے۔ اور اس کے نمونے آجکل یہ مسلمان اپنے اندر دیکھ ہی رہے ہیں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس بری حالت میں چھوڑا ہوا ہے۔ صرف اور صرف ایک وجہ ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور عاشقِ صادق سے بغض اور کینے اور حسد میں بڑھے ہوئے ہیں اور اس کی جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو مسلمان ممالک ہیں اُن میں جہاں جہاں بھی جماعت ترقی کرتی ہے وہاں عرب ممالک سے یا دوسری جگہوں سے مولوی پہنچ جاتے ہیں اور احمدی مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ صرف اس حسد کی آگ میں جل رہے ہیں کہ یہ لوگ ترقی کیوں کر رہے ہیں۔ مولوی کی جو روٹی ہے وہ ماری جا رہی ہے۔ جس جماعت کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پر قائم کرنا ہے اور تمام دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے اس کو آپ کافر کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ پھر میں ہمدردی کے جذبات سے کہتا ہوں کہ غور کریں، غور کریں اور اپنے او پر رحم کریں مسلم اُمّہ پر رحم کریں۔ ان کو غلط رہنمائی نہ کریں اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر کہتا ہوں جس کی طرف آپ منسوب ہو رہے ہیں کہ اللہ سے ہدایت مانگیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

پس دعا کے ساتھ پھر میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام پر غور کریں۔ صرف یہ نہ دیکھیں کہ کیونکہ ہمارے باپ دادا نے انکار کیا تھا اس لئے ہم نے انکار کرنا ہے۔ پہلے منکرین کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ قرآن کریم نے اس لئے مثالیں دی ہیں کہ اس سے بچیں۔ آئندہ بھی ایسا زمانہ آئے گا جب مسلمانوں کو اس کی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے وہ نمونے نہ دکھاؤ جو پرانی اُمّتوں نے یا پرانی قوموں نے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضُعفِ ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں''۔ (یعنی میرے وجود کا مقصد ہیں، میرے آنے کا مقصد ہیں) ''مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے اور بندوں کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو گا۔) ''سو مَیں انہی باتوں کا مجدّد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں''۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291 تا 294 حاشیہ)

پس ہر انصاف پسند کو چاہئے، ہر انصاف پسند جائزہ لے کر بتائے کہ کیا یہی حالات مسلمانوں کے نہیں ہو گئے جن کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ دینی اور اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ کیا یہ زمانہ مطالبہ نہیں کرتا کہ کوئی مجدد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آئے۔ ہر انصاف پسند کا دل یہ کہتا ہے کہ ہاں اس کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں بھی اخباروں میں اس مضمون پر کالم لکھے گئے ہیں لیکن جس دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ موجود ہے اس کو ماننے سے انکاری ہیں۔ ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ راہ ہدایت عطا فرمائے۔ اور جب ہم یہ دعا کریں گے تو پھر اپنے آپ پر بھی ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ہم نے توحید کے قیام کے لئے ان باتوں پر عمل کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی ہیں؟ مسلمانوں کو تو میں اس لئے توجہ دلا رہا ہوں کہ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ یا دوسرے میڈیا کے ذریعہ کچھ رجحان پیدا ہوا ہے۔ کچھ مخالفت میں سنتے ہیں، کچھ دلچسپی سے سنتے ہیں، کچھ چھپ کر اس لئے سنتے ہیں کہ پسند کرتے ہیں تا کہ ان تک احمدیت کی باتیں پہنچ جائیں، پیغام پہنچ جائے۔ اب دوسرے مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمارے فنکشن کو دیکھتی ہے۔ خطبات کو، تقریروں کو سنتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام میں جو یہ تبدیلیاں ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کے بعد ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہمارے اندر بھی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں سنانے اور غیروں کے کان میں یہ باتیں ڈالنے کے بعد ایک احمدی کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس کو مزید اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے جو احادیث مَیں بیان کر آیا ہوں ان کے مطابق احمدیوں کو خود بھی عمل کرنا چاہئے۔ احمدیوں کو بھی دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ احمدیوں کو خدائے واحد کے پیار اور اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اپنے عملوں کو مزید نکھارنا چاہئے۔ اس زمانے میں رابطے اتنے آسان ہو گئے ہیں، عام ہو گئے ہیں کہ کسی بھی ملک میں رہنے والے احمدی کا نمونہ دوسرے شہر یا ملک میں رہنے والے شخص کے لئے بعض دفعہ مثال بن رہا ہوتا ہے۔ یہاں سے کوئی افریقہ گیا تو وہ وہاں کا نمونہ دیکھ کے آئے گا۔ افریقہ سے یہاں آیا، یہاں سے پاکستان گیا، پاکستان سے بعض امریکہ گئے تو اس طرح ایک دوسرے کے نمونے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور خطوں سے پتا لگ رہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بعض جگہ سے شکایتیں بھی آتی ہیں کہ انہیں رابطوں سے پہلے غلطی سے کچھ اور سمجھتے تھے لیکن جب کہیں دوسرے ملک بھی جا کر بعضوں کا رابطہ ہوا تو احمدیوں کے بڑے اچھے تأثرات ملے۔ لیکن بعض لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنے تو جوں جوں جماعت میں وسعت آتی جائے گی ان کمزوریوں کو تلاش کرنے اور نیکیوں سے ہٹانے کی طرف بھی مخالفین کی توجہ زیادہ ہو جائے گی۔

پس جہاں احمدیوں کو اپنی عبادتوں کے نمونوں کی مثال قائم کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی مثالیں قائم کرنی ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے اور وحدانیت کے قیام کی کوشش بھی کرنی ہے۔ مسلمانوں کی بھی اس طرف رہنمائی کرنی ہے اور غیر مسلموں کو بھی اس حسین تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ دنیا کو بتانا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا اور اب دنیا کی بقا خدائے واحد کی عبادت اور اس کی آخری شریعت پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک ہوکر ایک خدا کی طرف جھکو اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کرنا ہوگا۔ اپنے آپ کو ایک خدا کے ماننے والے کی عملی تصویر بنانا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 241۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس ہر کوئی جائزہ لے کہ کیا یہ ہمارے نمونے اس معیار تک پہنچ چکے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیّبہ کی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ یہ امر خوب سمجھ لو کہ مَیں جو اس مقام پر کھڑا ہوں میں معمولی واعظ کی حیثیت سے نہیں کھڑا ہوں اور کوئی کہانی سنانے کے لئے نہیں کھڑا ہوں بلکہ مَیں تو ادائے شہادت کے لئے کھڑا ہوں۔ مَیں نے وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے، پہنچا دینا ہے۔ اس امر کی مجھے پروا نہیں کہ کوئی اسے سنتا ہے یا نہیں سنتا اور مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ اس کا جواب تم خود دو گے۔ مَیں نے فرض ادا کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر مَیں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا، مَیں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔'' (ایک غیر معمولی تبدیلی ہو جاتی ہے۔) ''اس میں بُغض، کینہ، حسد، ریا وغیرہ کے بُت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحّد بنتا ہے جب یہ اندرونی بُت تکبر، خود پسندی، ریاکاری، کینہ وعداوت، حسد و بخل، نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دُور ہو جاویں۔ جب تک یہ بُت اندر ہی ہیں اس وقت تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے؟ کیونکہ اس میں توکُل کی نفی مقصود ہے''۔ (اس میں اللہ تعالیٰ پہ توکل

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تاریخی واقعات کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ارفع مقام اور ان کے ایمان، اخلاص، وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ کے اعلیٰ درجہ کے معیاروں کا تذکرہ اور ان پاکیزہ روشن مثالوں کے حوالہ سے افرادِ جماعت کو ان نمونوں کو اپنانے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 / دسمبر 2017ء بمطابق 15 / فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبۃ:100)۔ اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر ہے جو سبقت لے جانے والے ہیں جو روحانی مرتبہ میں سب سے اوپر ہیں اور اپنے ایمان کے معیاروں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اعمال بجا لانے والوں میں باقی سب کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے اور دوسروں کے لئے، بعد میں آنے والوں کے لئے اپنی مثالیں بطور نمونہ چھوڑ گئے تا کہ دوسرے ان کے نمونوں کی تقلید کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں صحابہ کو بعد میں آنے والوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بنایا ہے اور اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے معیار اور ان اعمال سے راضی ہوا جو وہ بجا لاتے رہے اور انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ ہر حال میں وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل رہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی ان نمونوں پر چلتے رہیں گے، ایمان، اخلاص، وفا اور اعمال صالحہ بجا لاتے رہیں گے وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے بنتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے بلند مقام کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاتے ہوئے ان کی پیروی کو ہدایت پانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد 11 صفحہ 163-162 کتاب المناقب باب مناقب الصحابہؓ حدیث 6018 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔ ہر ایک ان میں سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ صحابہ کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے اور اللہ تعالیٰ سے اُن کے راضی ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں وہ صدق دکھلایا ہے کہ انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے"۔ (کیا خوبیاں اور کتنے کمالات ہیں اس کے؟۔ الفاظ ان کا احاطہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔) فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکّل، تبتّل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندہ کے کمال صدق و وفا داری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر"۔ فرمایا کہ "جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔......"

پھر اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

"...... تم اپنے دل کو پاک کرو کہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے۔" ہمیں نصیحت فرماتے ہیں "اور تم اس سے راضی ہو جاؤ۔" (یعنی اللہ تعالیٰ سے کبھی کسی قسم کا شکوہ نہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اپنے صدق سچائی اور وفاداری کو بھی کمال تک پہنچانا ہے۔ اپنے پاکیزگی کے درجہ کو بھی اعلیٰ معیار تک پہنچانا ہے۔ طہارت کو بھی اعلیٰ معیار تک لے کر جانا ہے۔ اور اطاعت کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ فرمایا کہ تم اس سے راضی اور مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جائے۔ یہ باتیں ہوں گی تو مولیٰ کریم راضی ہو گا) "اور تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ پھر وہ تمہارے جسم میں تمہاری باتوں میں... برکت رکھ دے گا"۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 140-139۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب یہ مقام حاصل ہو جائے تو پھر برکت حاصل ہوتی ہے۔ پس صحابہ ہمارے لئے نمونہ ہیں اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔ ان کے اگر آپس کے اختلافات کہیں نظر بھی آتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں قابل تقلید اور روشن ستارے کا نام ہی دیا ہے۔ اور روشن ستارہ ہی بتایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر اپنے صحابہ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا۔ انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ تعالیٰ کو دکھ دیا اور جس نے اللہ کو دکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے کہ وہ اللہ کی گرفت میں ہے"۔

(سنن الترمذی ابواب المناقب باب فیمن سبّ اصحاب النبیؐ حدیث 3862)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

"میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہنا"۔ ہمارے مسلمانوں میں جو مختلف فرقے ہیں خاص طور پہ شیعہ یہ جب ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں تو صحابہ کے بارے میں بہت زیادہ کہتے ہیں۔ فرمایا کہ "برا بھلا مت کہنا۔ ان کے کسی اقدام پر تنقید نہ کرنا۔ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب و اجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک مُد یا اس کے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملا تھا۔"

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب قول النبیؐ لو کنت متخذا خلیلا حدیث 3673)

پس یہ وہ لوگ ہیں جن کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے اور ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو ان کے پیچھے ہم نے چلنا ہے۔ کجا یہ کہ کسی کے خلاف کوئی بات کی جائے یا کسی کے بارے میں بھی ذہن میں خیال آئے اور کسی کے مرتبہ کو ہم اپنے بنائے ہوئے معیار کے مطابق پرکھنے کی

کوشش کریں تو یہ غلط طریقہ ہے۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے مقام و مرتبہ کا مزید ادراک دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''انصافاً دیکھا جاوے کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق ووفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کرلیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، اپنے پیرووں کو دنیا سے متنفّر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی''۔ فرماتے ہیں کہ ''یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے اور اُن میں جو باہمی الفت ومحبت تھی اس کا نقشہ (قرآن کریم میں) دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ (الانفال:64)۔ یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی، خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اَب ایک اَور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے''۔ فرماتے ہیں ''کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہِ حق میں دے دیا۔ اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کُل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''رئیس مکّہ ہو اور کمبل پوش''۔ (حضرت ابوبکر کا مقام کہ مکّہ کے رئیس تھے۔ مسلمان ہو گئے تو کمبل پوش ہو گئے) ''غربا کا لباس پہنے۔ یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سَیفوں (تلواروں) کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں کیونکہ یَضَعُ الْحَرْب ہمارے لئے آیا ہے۔ یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 42، 43۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر صحابہ کے طریق زندگی کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعّم پسند اور خورد ونوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟'' (صرف آسانیاں چاہتے تھے۔ اس لئے کفار پر غالب آ گئے۔) فرمایا ''نہیں۔ یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اُن کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللّیل اور صائم الدھر ہوں گے۔ اُن کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔ اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ اُن کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّ کُمْ (الانفال:61)۔ اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران:201)۔ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو''۔ (صبر کرتے رہنا۔ صبر دکھاؤ اور صبر کرو۔) رباط کے معنی کیا ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ''رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پُوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اُن کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ''۔ (روحانی مقابلے کے لئے بھی رباط کا حکم ہے۔ ہر وقت سچی تیاری کرتے رہو۔ فرمایا ''اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور اُسی طرح اُن کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر اُن کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمّے ہوں۔ اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مُضر ثابت ہوں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 54، 55۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسی طرح نفس کو بھی سدھارنے کی ضرورت ہے۔ اس کو بھی قابو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کو بھی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ پس رباط اسی وقت ہوگا جب انسان، ایک مومن علمی اور عملی طور پر ترقی کی کوشش کرے اور اپنے نفس کو بھی لگام دیتا رہے۔

صحابہ کے کیسے نمونے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے نتیجہ میں ان میں پیدا ہوئے؟ اس کے بعض نمونے پیش کرتا ہوں۔ ایک تو ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس میں دیکھا کہ اپنے گھر کا کُل سامان دینی ضرورت کے وقت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ کے انکسار اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کا ایک واقعہ اب سنیں۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کی حضرت عمرؓ کے ساتھ تکرار ہو گئی جو ناراضگی تک لمبی بحث ہو گئی۔ ان کی آوازیں اونچی ہو گئی ہوں گی۔ اس کے بعد جب بات ختم ہو گئی تو حضرت ابوبکر حضرت عمر کے پاس گئے اور معذرت کی کہ زیادہ تکرار میں آواز شاید کچھ زیادہ اونچی ہو گئی ہو گی۔ سخت الفاظ ہو گئے ہوں گے۔ لیکن حضرت عمر نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ اس کی معافی کے لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ تھوڑی دیر بعد ہی حضرت عمر کو بھی احساس ندامت ہوا۔ شرمندگی ہوئی۔ احساس ہوا کہ غلطی ہو گئی تھی اور وہ بھی حضرت ابوبکر کے گھر گئے کہ ان سے معذرت کریں۔ وہاں دیکھا تو گھر میں نہیں تھے۔ حضرت عمر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ناراضگی سے سرخ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر پہ بڑی ناراضگی ہے۔ حضرت ابوبکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ غلطی میری تھی آپ عمر کو معاف کر دیں۔ (صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب قول النبیؐ لو کنت متخذا خلیلا حدیث 3661) یہ تھا آپ کا انکسار اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور پھر حضرت عمر بھی شرمندہ تھے اور پھر معافی مانگنے آئے تھے۔ دونوں طرف سے شرمندگی تھی۔ یہ وہ پاک معاشرہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور اس میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مورد بنے۔

حضرت عمر کی عاجزی کے ایک واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور فرمایا کہ خدا کی قسم! حضرت ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن ہی عمر اور اس کی اولاد کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔ فرمایا کیا مَیں تمہیں اس رات اور دن کا حال سناؤں؟ پوچھنے والے کے یہ کہنے پر کہ ہاں جی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی رات تو وہ تھی جب رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کر کے جانا پڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ساتھ دیا اور ان کا دن وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب نماز اور زکوۃ سے منکر ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے میرے مشورے کے برخلاف جہاد کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس میں کامیاب کر کے ثابت فرمایا کہ وہ حق پر تھے۔ (کنز العمال کتاب الفضائل باب فضائل الصحابہؓ فضل الصدیقؓ جلد 12 صفحہ 493-494 حدیث 35615 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور جلیل القدر صحابی حضرت عثمان تھے جو خلیفہ ثالث بھی تھے۔ آپ کی صلہ رحمی اور آپ کی زندگی کی بہت ساری خصوصیات بڑی نمایاں ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔ اور دین کے لئے بہت قربانیاں کرنے والے بھی تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابۃ جلد 4 صفحہ 378 عثمان بن عفانؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

جب توسیع مسجد نبوی کا معاملہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اردگرد کے جتنے مکانات ہیں ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ ظاہر ہے وہ مکانات لوگوں سے خریدنے تھے۔ اس وقت حضرت عثمان نے آگے بڑھ کر یعنی فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کیا کہ مَیں یہ خریدتا ہوں اور پندرہ ہزار درہم دے کر وہ جگہ خرید لی۔ مسلمانوں کو پانی کی دقّت کا سامنا ہوا۔ ایک یہودی کا کنواں تھا۔ وہاں سے پانی لینے میں دقّت تھی تو آپ نے یہودی سے منہ مانگی قیمت پر وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔ (سنن النسائی کتاب الاحباس باب وقف المساجد حدیث 3637-3638) یہ ان کی ہمدردیٔ خلق تھی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ امیر معاویہ نے کسی سے حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا آپ سن لیں گے جو میں بیان کروں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے بیان کرو۔ ظاہر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی مخالفت چلتی رہی۔ اس نے کہا کہ اگر ضرور سننا ہے تو سنیں کہ وہ بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے۔ فیصلہ کُن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے۔ ان کی جانب سے علم کا چشمہ پھوٹتا اور ان کی حکمت ہر طرف سے ٹپکتی۔ دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے اُنس رکھتے۔ یعنی بجائے دنیا داری میں ملوّث ہونے کے راتوں کی عبادت ان کی پسندیدہ چیزیں تھیں۔ کہنے لگا کہ وہ بہت رونے والے، لمبا غور کرنے والے تھے۔ وہ ہم میں ہماری طرح رہتے تھے۔ بڑی سادہ زندگی تھی۔ کہتا ہے کہ خدا کی قسم! ہم ان کے ساتھ محبت وقرب کے تعلق کے باوجود ان کے رعب کی وجہ سے بات کرنے سے رکتے تھے۔ کھل کے بات نہیں کر سکتے تھے۔ وہ دیندار لوگوں کی عزت کرتے اور مساکین کو اپنے پاس جگہ دیتے۔ طاقتور کو اس کے باطل موقف میں طمع کا موقع نہ دیتے۔ اگر کوئی طاقتور ہے اور اس نے اگر جھوٹا موقف اختیار کیا ہے۔ اس میں لالچ ہے، لالچ سے

فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس کا موقع اس کو نہ دیتے۔ وہیں پکڑ لیتے۔ اور کمزور آپ کے عدل سے مایوس نہ ہوتا۔ یہ حضرت علیؓ کی خصوصیات تھیں۔ یہ سن کر امیر معاویہ نے بھی کہا کہ تم سچ کہتے ہو اور رو پڑے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 3 صفحہ 209-208 علی ابن ابی طالبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف تھے۔ مالی قربانی کرنے میں آپ کا بھی بڑا مقام تھا۔ بڑے مالدار تاجر تھے۔ دولت کی بڑی فراوانی تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کسی کی آواز سنی جو یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ مجھے اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھ۔ جب دیکھا کہ وہ شخص کون ہے تو وہ عبدالرحمن بن عوف تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 389-388 عبدالرحمٰن بن عوفؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

ایک دفعہ ان کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر گندم آٹا اور دوسرا سامان لدا ہوا تھا۔ مدینہ میں اتنے بڑے قافلے کے چرچے ہو رہے تھے کہ اتنا بڑا قافلہ آیا ہے۔ یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک بھی پہنچی تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عبدالرحمن جنتی ہیں۔ جب عبدالرحمن کو یہ اطلاع ہوئی تو حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کو گواہ کر کے سات سو اونٹوں کا یہ لدا ہوا قافلہ جو ہے، پورے سامان سے لدا ہوا، اونٹوں سمیت خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 378 عبدالرحمٰن بن عوف مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت عبدالرحمن کے مقام کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ایک دفعہ حضرت خالد کی تکرار حضرت عبدالرحمن سے ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خالد! میرے صحابہ کو کچھ نہ کہو۔ تم میں سے اگر کوئی اُحد کے پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو عبدالرحمن بن عوف کی اس صبح یا شام کو بھی نہیں پہنچ سکتا جو اس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر کے گزارے ہیں۔

(کنز العمال جلد 13 صفحہ 223-222 حدیث 36674 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

ایک صحابی سعد بن وقاصؓ تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے ایمان کا واقعہ یوں بیان ہوتا ہے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری والدہ نے کہا کہ یہ تم نے کیا نیا دین اختیار کر لیا ہے؟ تمہیں بہرحال یہ دین چھوڑنا پڑے گا ورنہ مَیں نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ بھوک ہڑتال ہے یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ اور نتیجہ کیا ہو گا؟ لوگ تمہیں کہیں گے کہ ماں کا قتل کر دیا۔ تمہیں ماں کے قاتل کا طعنہ دیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ماں ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا مگر وہ نہ مانی اور تین دن اور راتیں گزر گئیں انہوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ بھوک سے نڈھال تھیں۔ کہتے ہیں تب میں نے ان کو جا کر کہا کہ خدا کی قسم! آپ کی ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ ایک ایک کر کے نکلیں تو تب بھی میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا۔ جب انہوں نے بیٹے کا یہ عزم دیکھا تو کھانا پینا شروع کر دیا۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 234 سعد بن مالک القرشیؓ مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ والدین کی باتیں مانو۔ ان کی خدمت کرو۔ لیکن جہاں دین کا معاملہ آئے، جہاں اللہ کا معاملہ آئے وہاں بہرحال تم نے اللہ کی بات سننی ہے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور پہرہ دینے کا بھی موقع ملا۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو بعض دنوں میں کچھ یا ان دنوں میں کچھ خراب حالات تھے۔ اس کی وجہ سے آپ رات آرام کی نیند سو نہ سکے۔ آپ نے فرمایا کئی راتیں اس طرح گزر گئیں۔ ایک رات آپ نے فرمایا کہ رات خدا کا کوئی بندہ پہرہ دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ خطرہ جو تھا وہ نہ ہو، اور میں تھوڑی دیر آرام کر لوں جو بھی آپ معمولی آرام کیا کرتے تھے۔ تو کہتی ہیں جب آپ یہ بات کر ہی رہے تھے تو اچانک ہتھیاروں کی آواز سنائی دی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا مَیں سعد ہوں۔ آپ نے پوچھا کیسے آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کی حفاظت کے بارے میں خطرہ پیدا ہوا اس لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ رات آرام سے سوئے اور انہیں دعائیں دیں۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فی فضل سعد بن ابی وقاص حدیث 6231)

ایک صحابی حضرت زبیر بن العوام تھے۔ ان میں خشیتِ الٰہی بہت تھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف بڑا تھا کہ میں کوئی ایسی غلط بات نہ کروں جس پہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاؤں۔ آپ کے بیٹے نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ دوسرے صحابہ کی طرح احادیث کثرت سے بیان نہیں کرتے۔ کہنے لگے کہ جب سے اسلام لایا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا۔ ہمیشہ آپ کے ساتھ ساتھ رہا ہوں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں۔ (ساتھ ساتھ رہا ہوں۔ بہت باتیں سنی ہیں۔ بہت حوالے ہیں میرے پاس۔ بہت روایات ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں) کہ جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس کو میں سمجھا نہ ہوں اور غلط نکل جائے اور اس وجہ سے میں بہت خوفزدہ ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ حدیث 107)

شجاعت اور مردانگی بھی آپ میں بہت زیادہ تھی۔ اتنی تھی کہ جب اسکندریہ کا محاصرہ لمبا ہو گیا تو آپ نے سیڑھی لگا کر قلعہ کی فصیل پر چڑھنا چاہا۔ ساتھیوں نے کہا کہ قلعہ میں سخت طاعون پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے کہا کوئی فرق نہیں۔ ہم بھی طعن اور طاعون کے لئے ہی ہیں اور آپ نے بات نہیں مانی اور قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ بہت مالدار تھے جو مال آتا اس کا اکثر حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 58-57 ومن بنی اسد بن عبد العزی... ذکر وصیت زبیر وقضاء دینہ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996)

پھر ایک صحابی کا ذکر ملتا ہے جن کا نام طلحہ بن عبیداللہ تھا۔ آپ بھی امیر آدمی تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اپنی جائیداد کا ایک حصہ سات لاکھ درہم میں حضرت عثمان کو فروخت کیا اور سب مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 117 ومن بنی تیم بن مرہ... طلحہ بن عبیدؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996)

مہمان نوازی بھی ان کا ایک خاص وصف تھا۔ ایک دفعہ ایک قبیلہ کے تین مفلوک الحال افراد نے اسلام قبول کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا صحابہ میں سے کون ان کی کفالت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ حضرت طلحہ نے بخوشی اس کی حامی بھر لی اور تینوں کو اپنے گھر لے گئے اور وہیں ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کرتے رہے یہانتک کہ مستقل گھر کا فرد بنا لیا۔ کہتے ہیں یہانتک کہ موت نے انہیں آپ سے جدا کیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 446 حدیث 1401 مسند طلحہ بن عبیداللہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت طلحہ دوستی اور اخوّت کا رشتہ بھی خوب نبھانے والے تھے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری کو جب غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا ہوئی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی معافی کا اعلان فرمایا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضرت طلحہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے ان کے استقبال کو آگے بڑھے اور مصافحہ کر کے انہیں مبارکباد دی۔ حضرت کعب ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ حضرت طلحہ جیسا استقبال اور گرمجوشی کسی اَور نے نہیں دکھائی۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالکؓ حدیث 4418)

ایک خوبی جو بیویوں سے تعلق رکھتی ہے، خاوندوں سے تعلق رکھتی ہے وہ بھی آپ کی ایک اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت طلحہ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے۔ بڑے کام تھے۔ مصروف تھے۔ سب کچھ تھا۔ گھر آتے تو ایسی شکل بنا کر نہیں آتے تھے کہ گھر والے ڈر کر ایک طرف کونے میں لگ جائیں۔ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے اور خوش وخرّم باہر جاتے۔ گھر والوں کے ساتھ بھی نیک سلوک تھا۔ ہمیشہ خوش رہتے تھے۔ اور یہ نہیں کہ گھر میں اَور مُوڈ ہے اور باہر اَور ہے۔ کہتی ہیں کچھ طلب کرو تو بخل نہیں کرتے تھے۔ مانگو تو دے دیتے تھے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ یعنی یہ نہیں ہے کہ مانگو تبھی ملنا ہے بلکہ جو ضروریات ہوتی تھیں خود دیکھتے بھی رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ میں کسی طرح گھر والوں کی ضروریات پوری کروں۔ چار بیویاں تھیں۔ چاروں بڑی خوش تھیں۔ کہتی ہیں نیکی کرو تو شکر گزار ہوتے تھے اور غلطی کرو تو معاف کر دیتے تھے۔

یہ وہ اصول ہیں جو گھروں کے سکون کا باعث بنتے ہیں جو میاں بیوی کے رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ پس یہ بھی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ (کنز العمال جلد 12 صفحہ 199-198 حدیث 36592 مسند طلحہ بن عبیداللہؓ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

ایک صحابی عبیداللہ بن مسعود کی اطاعتِ خلافت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ آپ کو حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر فرمایا اور اہل کوفہ کو لکھا کہ ان کی مدینہ میں بہت ضرورت ہے لیکن تمہاری خاطر میں قربانی کر کے انہیں تمہاری تربیت کے لئے بھیج رہا ہوں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 136-135 عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996) تو یہ مقام تھا ان کا۔ حضرت عثمان نے بھی ان کے اس مقام کو قائم رکھا بلکہ کوفہ کا امیر مقرر کر دیا اور ساتھ قاضی اور بیت المال کا نظام بھی ان کے پاس تھا تو مسائل پیدا ہوئے۔ کوفہ والوں کی شرارتیں بھی ہوتی رہتی تھیں۔ تو پھر بعض مصالح کی وجہ سے، حضرت عثمان نے ان کو امارت سے ہٹا کر واپس مدینہ بلا لیا۔ تو کوفہ والوں نے کہا کہ آپ واپس نہ جائیں اور یہیں رہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اور مَیں ہرگز گوارا نہیں کر سکتا کہ ان کی نافرمانی کر کے فتنہ کا کوئی دروازہ کھولوں اور مدینہ واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں ایک راوی نے کہا کہ مَیں کئی صحابہ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر عبداللہ بن مسعود کی دنیا سے بے رغبتی اور

آخرت سے رغبت کی اپنی شان تھی۔(الاصابہ فی تمیز الصحابۃ جلد 4 صفحہ 201 ذکر من اسمہ عبداللہ، عبداللہ بن مسعود الغفاری مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

ظاہری طور پر بھی آپ بڑے نفاست پسند تھے۔ دنیا سے بے رغبتی کے باوجود آپ کے ملازم، ایک خادم نے، غلام نے کہا کہ بہترین قسم کا سفید لباس پہنتے اور اعلیٰ خوشبو لگاتے۔ ان کے بارے میں حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ ان کی خوشبو ایسی اعلیٰ قسم کی ہوتی تھی کہ رات کے اندھیرے میں بھی خوشبو سے پتا چل جاتا تھا کہ عبداللہ بن مسعود آ رہے ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 84-83 ومن حلفاء بنی زھرۃ... ذکر ما اوصی بہ عبداللہ بن مسعودؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996) پس دنیوی چیزوں کا استعمال بھی تھا لیکن دنیا سے رغبت نہیں تھی۔

پھر حضرت بلالؓ ہیں جو ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتے رہے لیکن ہمیشہ خدائے واحد کا نعرہ ہی لگایا۔ سخت پتھروں اور گرم ریت پر آپ کو گھسیٹا جاتا لیکن اس کے باوجود اپنے ایمان پر قائم رہے اور اَحَدٌ اَحَدٌ ہی کہا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی کہا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 124 من شھد بدراً۔ بلال بن رباحؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996)

پھر سعد بن معاذ جو انصاری تھے انہوں نے جنگ بدر والے دن انصار کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی طرف سے جو توقع تھی اس پہ آپ پورا اترے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور گواہی دی کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم برحق ہے اور ہم نے اس پر آپ سے پختہ عہد کئے کہ ہمیشہ آپ کی بات سن کر فوراً اطاعت کریں گے۔ پس اے خدا کے رسول! آپ کا جو ارادہ ہے اس کے مطابق آپ آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ اگر آپ سمندر میں کود جانے کے لئے ہمیں ارشاد فرمائیں تو ہم اس میں کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ اور ہم دشمن سے مقابلہ کرنے سے گھبراتے نہیں۔ اور ہم ڈٹ کر مقابلہ کرنا خوب جانتے ہیں۔ ہمیں کامل امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سے وہ کچھ دکھائے گا جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پس آپ جہاں چاہیں ہمیں لے چلیں۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ 421 باب غزوہ بدر الکبری، استیثاق الرسول اللہؐ... الخ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے عہد پورے کئے اور پھر اپنے نمونے قائم کئے اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہوا۔ یہ چند صحابہ کے نمونے ہیں۔ تاریخ تو ان کے نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ لوگ ہیں جو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے اُن سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔ اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصّے میں نہ آیا تھا۔ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور اُن ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ اُن لوگوں کی پیروی کسی رسم ورواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفّار کہتے تھے"۔ (یعنی جب ایمان لے آئے تو کفار کے ہر کام جو تھے چھوڑ دیئے۔ اور خالصۃً اسلامی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ "جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 157۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جب ایسا زمانہ تھا تو اسلام ترقی بھی کرتا رہا۔

پھر ایک موقع پر آپ صحابہ کے فضائل بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وفادار اور مطیع فرمان تھے کہ کسی نبی کے شاگردوں میں ایسی نظیر نہیں ملتی اور خدا کے احکام پر ایسے قائم تھے کہ قرآن شریف ان کی تعریفوں سے بھرا پڑا ہے۔ لکھا ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نافذ ہوا تو جس قدر شراب برتنوں میں تھی وہ گرا دی گئی اور کہتے ہیں اس قدر شراب بہی کہ نالیاں بہ نکلیں۔ اور پھر کسی سے ایسا فعلِ شنیع سرزد نہ ہوا"۔ (جب ایک دفعہ شراب سے توبہ کر لی تو پھر کبھی نہ پی) "اور وہ شراب کے پکّے دشمن ہو گئے۔ دیکھو یہ کیسا ثبات اور استقلال علی الطاعت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت جس وفاداری، محبت اور ارادت اور جوش سے انہوں نے کی کبھی کسی نے نہیں کی۔ موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے حالات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی بار پتھراؤ کرنا چاہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تو ایسے کمزور اور ضعیف الاعتقاد تھے کہ خود عیسائیوں کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔ اور حضرت مسیح آپ انجیل میں سست اعتقاد ان کا نام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ سخت غداری کی اور بے وفائی کا نمونہ دکھایا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں الگ ہو گئے۔ ایک نے گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے لعنت بھیج کر انکار کر دیا۔ مگر صحابہؓ ایسے ارادتمند اور جان نثار تھے کہ خود خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت دی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں تک دینے میں دریغ نہیں کیا اور ہر صفت ایمان کی اُن میں پائی جاتی ہے۔ عابد، زاہد، سخی، بہادر اور وفادار یہ شرائط ایمان کی کسی دوسری قوم میں نہیں پائی جاتیں۔"

آپ فرماتے ہیں کہ "جس قدر مصائب اور تکالیف صحابہؓ کو ابتدائے اسلام میں اٹھانی پڑیں ان کی نظیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ملتی۔ اس بہادر قوم نے ان مصیبتوں کو برداشت کرنا گوارا کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا۔ ان مصیبتوں کی انتہا آخر اس پر ہوئی کہ ان کو وطن چھوڑنا پڑا اور نبی کریمؐ کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی۔ اور جب خدا تعالیٰ کی نظر میں کفّار کی شرارتیں حد سے تجاوز کر گئیں اور وہ قابلِ سزا ٹھہر گئیں تو خدا تعالیٰ نے اُنہیں صحابہؓ کو مامور کیا کہ اس سرکش قوم کو سزا دیں۔ چنانچہ اس قوم کو جو مسجدوں میں دن رات اپنے خدا کی عبادت کرتی تھی اور جس کی تعداد بہت تھوڑی تھی جس کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مخالفوں کے حملوں کے روکنے کے واسطے میدانِ جنگ میں آنا پڑا۔ اسلامی جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 138-137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ نے مختصر فرمایا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے۔ جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس: 10) کے سچے مصداق تھے"۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 15۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آپ فرماتے ہیں کہ "اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات کا کھانا اس میں ڈال دیا جاوے۔ لیکن اب کس قدر انسان ہیں جو ایسے ہیں اور قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کے مصداق ہیں"۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 15 مع حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنے برتنوں کو صاف کریں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو اس زمانے میں مانا ہے تو پھر ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ جن کی پہلی سنت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی پھر ان کے نمونے ہمیں آپ کے صحابہ نے دکھائے۔ تبھی ہم حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

بقیہ: جلسہ سالانہ یُوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... ازصفحہ 20

11/اگست 2017ء بروز جمعۃ المبارک

☆... صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز مسجد فضل تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ یکم ستمبر 2017ء میں شائع ہو چکا ہے۔

قادیان سے آنے والوں کی ملاقاتیں

☆... پروگرام کے مطابق شام ساڑھے پانچ بجے قادیان (انڈیا) سے آنے والے مرکزی وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

☆... امسال قادیان (انڈیا) سے ناظران، نائب ناظران، ذیلی تنظیموں (مجلس انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ) کے نمائندگان، مبلغین سلسلہ، معلمین سلسلہ اور دیگر جماعتی دفاتر کے کارکنان اور عہدیداران پر مشتمل 19/افراد کا مرکزی وفد جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوا تھا۔ وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

پروگرام کے مطابق اگلے دن 12/اگست بروز ہفتہ کو اس وفد کے ممبران کی واپس انڈیا کے لئے روانگی تھی۔

☆... نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

12/اگست 2017ء بروز ہفتہ

آج صبح دفتری ملاقاتوں کا پروگرام ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے صدر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کا شرف پایا اور مختلف امور اور معاملات پیش کر کے حضور انور سے ہدایات حاصل کیں۔

☆... بعد ازاں احمدیہ لائرز ایسوسی ایشن جرمنی (Ahmadiyya Lawyers Association Germany) کے صدر نے دفتری ملاقات کا شرف پایا اور اپنے شعبہ کے حوالہ سے مختلف معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی حاصل کی۔

☆...اس کے بعد مکرم عبدالفاتح صاحب سٹرکچرل انجینئر (اسلام آباد، یُوکے پراجیکٹ) نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی اور بعض تعمیراتی امور کے حوالہ سے رہنمائی حاصل کی۔

☆...بعدازاں مکرم فائز نوشیروان صاحب آرکیٹیکٹ AMJ نے سویڈن اور سوئٹزرلینڈ کے بعض تعمیراتی پراجیکٹس کے حوالہ سے حضورانور کی خدمت میں بعض مختلف معاملات پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

مبلغ انچارج نیوزی لینڈ کی دفتری ملاقات

☆...اس کے بعد مبلغ انچارج صاحب نیوزی لینڈ نے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کے دوران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مسجد بیت المقیت آکلینڈ کے احاطہ میں تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کے مجوزہ نقشہ کو تفصیل سے ملاحظہ فرمایا اور مختلف امور کے متعلق استفسار فرمایا اور بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔ نیز ہدایت فرمائی کہ آپ نے یہ گیسٹ اپنے سورسز (sources) سے تعمیر کرنا ہے۔

نیوزی لینڈ کے پہلے ماؤری احمدی میتھیو ابوبکر (Mathew Abu Bakr) اور ان کی اہلیہ (Donnalynn Douglas) صاحبہ کی جلسہ سالانہ یوکے 2017ء میں شمولیت اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے متعلق مبلغ انچارج نے عرض کہ دونوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ انہیں آگے لائیں تاکہ وہ اپنے لوگوں سے رابطہ اور ان میں جماعت کے تعارف کے لئے خود پروگرام بنائیں۔ ان کے علاقہ میں زیادہ سے زیادہ جائیں۔ رابطہ کے لئے ٹیمیں بنائیں اور اس سلسلہ میں کوئی complex نہیں ہونا چاہئے۔ ان کی تعلیم و تربیت بھی کریں تاکہ ان کے دینی علم میں اضافہ ہو۔

مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ نیوزی لینڈ جماعت کے سپرد جزائر Tokelau اور Cook Islands ہیں۔ یہاں ماضی میں بیعتیں ہوئی تھیں لیکن ان سے رابطہ نہیں رہا۔ یہاں دوبارہ کام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن عیسائیت کے اثر کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جن کے ذریعہ آغاز میں بیعتیں ہوئی تھیں ان سے رابطہ کریں اور بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہمت نہیں ہارنی۔ مستقل کوشش کرتے چلے جائیں، وقفِ عارضی کا انتظام کریں۔ خدام، لجنہ اور انصار صفِ دوم سے وقفِ عارضی کرنے والے ڈھونڈیں، اگر کوئی فیملی وقفِ عارضی کرسکتی ہے تو وہ وہاں چلی جائے۔

نیوزی لینڈ میں تھائی لینڈ سے آنے والے نئے احمدی ریفیوجی خاندانوں کا ذکر ہوا کہ ان کی اکثریت ہملٹن (Hamilton) میں آباد ہورہی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان کو منظّم کریں اور ان کی تربیت پر خاص زور دیں۔ سنٹر فوری طور پر لےلیں۔ ان کو پہلے دن سے اپنے پاؤں پر کھڑا کریں۔ ملازمتیں اور کام وغیرہ ڈھونڈنے میں ان کی مدد کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ اور تربیت کے حوالہ سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کے کام کو زیادہ کریں اور تربیت کے حوالہ سے خاص خیال رکھیں۔ فجیئن اور پاکستانی لوگوں کے درمیان گیپ (Gap) کو کم کریں۔ تربیت کے معیار میں کمی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ پردہ پوشی کرتے ہوئے سمجھانا پڑتا ہے۔ اگر سرزنش کرنی پڑے تو تھوڑی سی سرزنش کے بعد ان کو جماعت سے attach رکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ صدر اور مربی کے درمیان اختلاف نہیں ہونا چاہئے اور اگر کسی بات پر ہو بھی تو اس کا اظہار یا تأثر جماعت کو نہیں ملنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مستنصر صاحب (مربی سلسلہ فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یُوکے) سے بھی کام لیں۔ انگریزی زبان کے حوالہ سے ان کو advantage ہے۔

امیر جماعت سیرالیون کی دفتری ملاقات

☆...بعدازاں امیر صاحب سیرالیون نے دفتری ملاقات کا شرف پایا اور مختلف امور و معاملات پیش کرکے ہدایات لیں۔

کینیما میں ہسپتال کے قیام کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا وہاں کے ڈاکٹرز اور انجنیئر ز سے مشورہ کرلیا ہے نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب بھی یہ ہسپتال بنانا ہے اس کو مختلف phases میں بنانا ہے۔ phase wise اس کا پلان تیار کریں۔

تبلیغ و تربیت کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: بیعتیں حقیقی ہونی چاہئیں۔ مجھے تعداد بڑھانے کا شوق نہیں ہے۔ جو بھی احمدی ہورہے ہیں ان کی تربیت کا انتظام کریں اور ان کو جماعت کے مالی نظام میں شامل کریں۔ اس بارہ میں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ نئے شامل ہونے والے کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دیں تاکہ ان کو مالی قربانی کی عادت پڑے اور اس طرح یہ اپنے آپ کو نظام کا حصہ سمجھیں گے۔

امیر صاحب سیرالیون نے عرض کیا کہ سیرالیون کے ایک شہر مکینی میں ریڈیو سٹیشن انسٹال کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے لئے پہلے باقاعدہ پلاننگ کریں اور سارا جائزہ لےکر فیزیبیلٹی رپورٹ بھجوائیں۔

سیرالیون میں ٹرانسپورٹ کی ضروریات کے حوالہ سے بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کی دفتری ملاقات

☆...اس کے بعد مبلغ انچارج گنی کناکری نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

تبلیغ کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تبلیغ کرتے ہیں اور پیغام پہنچاتے ہیں تو اُسی وقت یہ واضح کرکے بتانا چاہئے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ لوگوں کو آپ علیہ السلام کا بنیادی دعویٰ اور عقائد کا علم ہونا چاہئے۔ لوگوں کو آپ علیہ السلام کے ظلّی نبی ہونے کا علم ہونا چاہئے۔ اگر یہ باتیں ان کے دل میں بیٹھ گئیں تو پھر یہ لوگ مخالفت بھی برداشت کرلیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں جہاں معلمین نے کام کیا ہے وہاں ہرجگہ جاکر جائزہ لیں کہ کیا سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کا علم ہے؟ ہر ایک کو واضح کِلیئر کرکے بتائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

مخالفت تو ہوگی۔ کویت اور سعودی عرب کی طرف سے مخالفت کا مسئلہ تو ہر جگہ ہے لیکن آپ کا کام تبلیغ کرتے چلے جانا اور پیغام پہنچانا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جو بھی احمدی ہورہے ہیں ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ ہر ایک شامل ہو اور کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ مجھے تعداد بڑھانے سے غرض نہیں۔ جو بھی احمدی ہورہے ہیں حقیقی احمدی ہوں اور آپ کے نظام کا حصہ ہوں۔ سب کو اپنے نظام میں شامل کریں اور مستقل رابطہ رکھیں۔

حضورانور نے فرمایا: وہاں لوگوں کو پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت کے مخالفین کی طرف سے ہونے والی مخالفت کی ویڈیوز دکھائیں اور بعض دوسرے ممالک اور احبابِ جماعت کے استقامت کے واقعات بتائیں۔

حضورانور نے فرمایا: ہر ماہ آپ کا کم ازکم ایک دو ہفتہ کا جماعتوں کا دورہ ہونا چاہئے۔ اپنے معلمین لوکل طور پر بھی تیار کریں۔ ان کو اعتقادی لحاظ سے اتنا مضبوط کردیں کہ پھر یہ پیچھے نہ ہٹیں۔ جو سیکنڈری سکول پاس ہیں ان میں سے انتخاب کرکے ان کو مبشر یا شاہد کروانے کے لئے جامعہ گھانا بھجوائیں۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ دس چھوٹی اور ایک بڑی مسجد کا پلان بناکر بھجوائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ پانچ مستحق طلباء کو سکالرشپ دےکر یونیورسٹی میں بھجوائیں۔ اس کے لئے پہلے دو سال کا منصوبہ بناکر بھیجیں۔ ہم خرچ دیں گے۔

حضورانور نے فرمایا:۔ جب بورکینا فاسو میں جامعہ کھل جائے تو وہاں چلے جائیں لیکن شاہد کرنے کے لئے اور حفظ قرآن کریم کے لئے تو گھانا ہی جانا پڑے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔ اپنی جماعتوں میں ایم ٹی اے لگائیں اور سب کو ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔

حضورانور نے فرمایا: ماڈل ویلج بنانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے IAAAE سے رابطہ کریں اور پلان کریں۔

پرائمری سکولوں کے قیام کے حوالہ سے حضورانور

جلوۂ نَو

شمع ایماں سے منوّر انجمن ہونے کو ہے
رنگِ نَو سے آشنا بزم کُہن ہونے کو ہے
کُند ہر حربہ ہوا یاجوج اور ماجوج کا
بے اثر اُن کی نگاہِ پُرفِتَن ہونے کو ہے
حضرتِ مہدی کے دَم سے اُڑ رہیں تاریکیاں
نُورِ یزداں سے گریزاں اَہرمن ہونے کو ہے
حَرفِ مہدی چشم گیتی میں وہ پائے گا مقام
ماند جس کے سامنے دُرِّعدن ہونے کو ہے
گلشنِ انسانیت پر آ رہی ہے تازگی
مشرق و مغرب میں تجدیدِ چمن ہونے کو ہے
پیش قدمی کر رہے مسرورؔ کے لشکر تمام
تیغ بُرہاں سے مُسخّر کُل زَمن ہونے کو ہے
مِٹ کے رنگ و نسل ہاں بنیادِ عالمگیر پر
ہاتھ سے مہدی کے تعمیرِ وطن ہونے کو ہے
وادی و صحرا میں گونجے گی صدائے احمدی
مُرتعِش پھر گنبدِ کوہ و دَمن ہونے کو ہے
پھیل جائے گی جہاں میں اُلفتوں کی روشنی
دُور دنیا سے کدورت کا گہن ہونے کو ہے
نسلِ آدم تھام لے گی اُٹھ کے دامانِ مسیح
ہاں وہ ''حَبلُ اللّٰہ'' مُحیطِ کُل زَمن ہونے کو ہے
پیشِ حق جھکنے کو ہے پیشانئ نوعِ بشر
لَاجَرم سجدہ کُناں ہر مَرد و زَن ہونے کو ہے

(عبدالسلام اسلامؔ)

نے فرمایا:- دو دو کلاس رومز کے ساتھ پہلے چھوٹی سطح پر کام شروع کریں۔ اس کے لئے متعلقہ منسٹری یا ادارے سے اجازت لینی پڑے گی۔ حکومت کی اجازت سے یہ پراجیکٹس شروع کریں اور پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا پبلک ریلیشن بڑھائیں اور مخالفین کو بتائیں کہ ہم تمہارے خلاف نہیں ہیں بلکہ ہم تو بحیثیت مسلمان سب سے زیادہ وفادار ہیں۔ مختلف ذمہ دار حکام سے آپ کے روابط اور تعلقات ہونے چاہئیں۔ پولیس کمشنر سے بھی تعلقات بنائیں۔ جو بھی وہاں کے امام ہیں ان سے بھی دوستانہ تعلق رکھیں۔ سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو احمدی ہوں گے وہ ملک کے سب سے زیادہ وفادار ہوں گے اور قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گنی کنا کری میں مزید مربیان بھجوانے کی ہدایت فرمائی نیز ان کے جلسہ سالانہ پر بھی نمائندگان بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایبولا سے متأثر بچوں کے متعلق فرمایا کہ: دس پندرہ بچوں کا انتخاب کر کے ان کے تعلیمی اخراجات ادا کریں۔

مبلغ جاپان کی دفتری ملاقات

☆... بعد ازاں مکرم صباح الظفر صاحب مبلغ سلسلہ جاپان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دفتری ملاقات کا شرف پایا اور ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کا تقرر ٹوکیو میں ہوا ہے۔ آپ کو وہاں کسی کی پارٹی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے غیر جانبدار رہنا ہے۔ وہاں پرانے احمدی خاندان آباد ہیں۔ ان کو اپنے قریب کریں۔ آگے ان کے بچوں کی شادیاں ہو رہی ہیں۔ ان سب کو اپنے قریب کریں۔ ان کو دینی علم سکھائیں۔ جماعتی پروگراموں میں شامل کریں اور جہاں اصلاح کی ضرورت ہے وہاں حکمت سے اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

جو لوگ جماعتی پروگراموں اور میٹنگز میں نہیں آتے ان کو سمجھائیں کہ علیحدہ رہنا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ بزدلی ہے۔ مردانگی نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ نظامِ جماعت میں رہ کر اصلاح کریں۔ یکجان ہوں گے۔ ایک ہوں گے تو ترقی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا:- جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو جا کر کہیں کہ جب تک تم میں اکائی پیدا نہیں ہوگی رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ نہیں ہوگا آپ کچھ نہیں کر پائیں گے اور نہ ہی کوئی ترقی ہوگی۔ یکجان ہو کر کام کریں۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح جماعت آگے بڑھتی ہے اور جماعتی ترقی ہوتی ہے۔

ٹوکیو میں مسجد کے لئے جگہ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا: جائزہ لیتے رہیں اور Real Estate سے بھی رابطہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا:- تبلیغ کے پروگرام بنائیں۔ وہاں کے حالات کے مطابق دیکھیں کہ کون کون سے طریقے ہیں جن سے آپ تبلیغ کر سکتے ہیں اور پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ راستے تلاش کرنا آپ کا کام ہے۔

چیئرمین IAAAE یورپین چیپٹر کی اپنی ٹیم کے ساتھ دفتری ملاقات

☆... بعد ازاں مکرم اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE) یورپین چیپٹر نے اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور اس ایسوسی ایشن کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں جو سولر انرجی، واٹر پمپس، ماڈل ویلجز اور مختلف تعمیراتی پراجیکٹ جاری ہیں ان کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 16؍ فیملیز کے 80؍ افراد اور اس کے علاوہ 23؍ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 103 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆... ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 16 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، کینیڈا، دبئی، یوکے، انڈیا، جرمنی، ہالینڈ، آئرلینڈ، شارجہ، گوائٹے مالا، سیرالیون، فرانس، گیمبیا، کینیا اور نیوزی لینڈ۔

☆... ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆... ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆...☆...☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں... از صفحہ نمبر 11

ایک پریزنٹیشن دی گئی۔ پروگرام کے آخر پر سوال و جواب بھی ہوئے جس میں طلباء اور اساتذہ نے کثرت سے سوالات کئے۔ شعبہ ٹوریزم کے ڈائریکٹر لوئیس روبیو بھی سیمینار میں شامل تھے۔ مجلس سوال و جواب کے بعد انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آئندہ بھی وہ طلباء کو لے کر آئیں گے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ یونیورسٹی کی لائبریری کے لئے قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر اور تمام طلباء کو پیس کے بارہ میں لیف لیٹس اور مسجد بشارت کا souvenir card تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ پروگرام کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔

مکرم انس احمد صاحب مبلغ سلسلہ سپین کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر صاحب نے بعد میں تحریری طور پر اپنے نیک تأثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ طلباء اور اساتذہ کے اسلام کے بارہ میں جو شکوک و شبہات تھے وہ دُور ہو گئے ہیں۔

سیمینار میں قرطبہ کے ایک لوکل اخبار کا نمائندہ بھی شامل ہوا۔

☆...☆...☆

بینن (مغربی افریقہ)

بینن کے ریجن آلاڈا (Allada) کے گاؤں ہینوی (Hinvi) میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو ریجن آلاڈا (Allada) کے گاؤں ہینوی (Hinvi) میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

بینن کا یہ ریجن جنوب میں واقع ہے اور اس کی آبادی تقریباً 90% مشرک اور عیسائیوں پر مشتمل ہے اس لئے 6 کلومیٹر کے احاطہ میں کوئی مسجد نہیں ہے۔

مکرم رانا یاسر محمود مبلغ سلسلہ بینن کی محررہ رپورٹ کے مطابق ہفتہ کے دو دن سوموار اور جمعرات کو ریڈیو پر ایک ایک گھنٹہ کے دو تبلیغی پروگرام کئے جاتے ہیں جن میں لائیو کالز لے کر سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس گاؤں کے ایک فرد نے کال کر کے جماعت کے طرزِ تبلیغ کو سراہا اور جماعت کو گاؤں آنے کی دعوت دی۔ اس پر مکرم منتظر احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور ایک لوکل مشنری صاحب وہاں گئے۔ چنانچہ گاؤں میں صدر صاحب کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا اور

بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے خاندان سمیت بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ واقعہ 2014ء کا ہے اور اس وقت سے اب تک کئی بیعتیں ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ تلاش کی گئی جس پر مکرم ابوبکر صاحب صدر جماعت Hinvi نے اپنی زمین تحفۃً پیش کی جو 25x20 میٹر کا ایک پلاٹ تھا۔

مسجد کی تعمیر کے لئے خدام نے بہت محنت سے وقارِ عمل کیا اور 2 ماہ کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔

13 ستمبر 2017ء کو افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ پروگرام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے متعدد مہمانوں نے بھی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ اور لوکل زبان میں ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد شاملین میں سے بعض نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆... اس گاؤں کے سب سے پہلے چیف نے کہا: کچھ عرصہ قبل ایک عرب ملک کی جانب سے عید کے موقع پر لوگوں کو تحائف دیئے گئے جس کی وجہ سے کافی لوگوں نے اسلام قبول کیا مگر اسلام کی تعلیم دینے والا اور سکھانے والا کوئی نہ تھا اس لئے لوگوں نے عارضی طور پر اسلام قبول کیا اور چھوڑ دیا۔ مگر جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو نہ صرف باقاعدہ پروگرام کرتی ہے بلکہ مستقل رابطہ رکھتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں اتنی خوبصورت مسجد بنی ہے اور اس مسجد کی وجہ سے اب یہاں کے لوگ اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس ہوں گے۔

☆... ہینوی گاؤں کے بادشاہ مکرم ہویجو پودالی صاحب نے جو مشرک ہیں کہا کہ:

ادھر زے (Zé) علاقہ کے بادشاہ داؤد صاحب بیٹھے ہیں جو پہلے مشرکوں کے بادشاہ تھے۔ مجھے پہلے معلوم نہیں تھا کہ وہ اب احمدی مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کا اسلام قبول کرنا مجھے اس بات کی طرف شدّت سے توجہ دلا رہا ہے کہ احمدیت میں کوئی تو خاصیت ہے۔ اب انہوں نے اسلام قبول کیا ہے اس لئے اب مَیں مسجد آتا جاتا رہوں گا۔

☆... اہل سنت کے امام مکرم مصطفیٰ صاحب نے کہا کہ امام مہدی کا کام دنیا میں امن پھیلانا ہے اور امن مساجد کی تعمیر سے ہی ہوتا ہے جو کہ خدا کے گھر ہیں۔ اور جماعت احمدیہ یہ فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

☆... ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹل نیشنل پولیس کا کہنا تھا کہ میں جماعت احمدیہ کو کافی عرصہ سے جانتا ہوں اور جماعت احمدیہ کی ہمارے ملک میں جو خدمات ہیں وہ جماعت احمدیہ کا صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جتنی خوبصورت مسجد بنائی ہے اور جس خرچ میں بنائی ہے یہ بھی جماعت احمدیہ کا ہی طُرّہ ٔامتیاز ہے۔

مہمانوں کے تأثرات کے بعد مکرم رانا یاسر محمود مبلغ سلسلہ بینن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ بیان کیا جس میں نجران کے عیسائیوں کو مسجد میں عبادت کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی تھی۔ اور بتایا کہ مسجد خدائے واحد کی پرستش کے لئے سب لوگوں کے لئے کھلی ہے۔

اس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب نے مسجد کا فیتہ کاٹا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد سب کو کھانا پیش کیا گیا۔ افتتاح کے موقع پر حاضری 150 سے زائد تھی۔

☆...☆...☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے ریجن شیانگا کے گاؤں Butibu میں مسجد بشیر کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو شیانگا ریجن کے گاؤں Butibu میں جو Usheto ڈسٹرکٹ میں واقع ہے مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس کا نام ''مسجد بشیر'' رکھا گیا۔ مسجد کی افتتاحی تقریب 11 جولائی 2017ء کو منعقد ہوئی۔

Butibu گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام 2015ء کے آخر میں ہوا۔ ایک خاتون نے جماعت کے سینٹر بمقام Wigehe میں جماعت کا پیغام سُنا اور بیعت کر لی نیز جماعت کے معلم سے درخواست کی کہ وہ Butibu گاؤں میں اسلام احمدیت کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں پر جو مسلمان ہیں اُن کا اسلام بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جماعت کے معلم گاؤں پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے ذریعہ سے امام مسجد سمیت کُل 93 افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔ مخالفت کے باوجود گاؤں کے افراد ثابت قدم رہے۔ اور اب افراد جماعت کی تعداد 200 سے زائد ہے۔ جو مسجد پہلے موجود تھی وہ خستہ حالت کی اور چھوٹی تھی۔ اس لئے مسجد کے ساتھ ایک اور پلاٹ جولائی 2016ء میں خریدا گیا۔ دسمبر 2016ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ جہاں پہلی کچی مسجد تھی وہاں پر معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے دوران افراد جماعت نے تعمیر کی نگرانی، وقارِ عمل اور احاطے کی صفائی کا کام کیا۔ نیز پانی کی فراہمی بھی یقینی بناتے رہے۔

مکرم وسیم احمد خان صاحب ریجنل مبلغ موانزہ، شیانگا و سمیو ریجنز کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق مسجد کا مسقف حصہ 42x23 فٹ ہے اور سامنے دو میٹر چوڑا برآمدہ ہے۔ نیز ساتھ ایک مینار بنایا گیا ہے جو تقریباً 13 میٹر بلند ہے۔ مسجد میں 160 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

11 جولائی 2017ء بروز منگل مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے مسجد کا افتتاح کیا۔ آپ نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کرکے دعا کروائی۔ نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر جماعت نے مختلف مہمانوں کا تعارف کروایا۔ جبکہ جماعتی مہمانوں کا تعارف مکرم یوسف Mgeleka صاحب نے کروایا۔

مہمانوں کی نمائندگی میں ایک کونسلر صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس گاؤں میں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے پر ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان مقامات میں عبادت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اور اس کی طرف سے مدد ملے۔ آجکل جو مصائب نازل ہو رہے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے انکار کی وجہ سے ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر جماعت تنزانیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مساجد اللہ کا گھر ہیں اور اس کے دروازے خدائے واحد کی عبادت کے لئے سب کے لئے کھلے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارے فرائض بڑھ گئے ہیں اور ہم نے اس کو نمازیوں سے آباد رکھنا ہے۔

بعض تربیتی امور کا ذکر کرنے کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ پروگرام کی کُل حاضری 250 رہی۔

اس مسجد کا خرچ مکرم فیض احمد زاہد صاحب سابق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ حال مبلغ برطانیہ کی والدہ صاحبہ نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

کروشیا

نیشنل بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کروشیا کی کامیاب شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کروشیا کو 40 ویں نیشنل بک فیئر (Interliber) منعقدہ 7 تا 12 نومبر 2017ء میں شرکت کرنے کی توفیق ملی۔

اس بک فیئر میں تیرہ ممالک کی نمائندگی تھی اور دو بڑے ہالوں میں تین صد سے زائد اسٹال لگائے گئے۔ امسال حاضری ایک لاکھ تیس ہزار سے زائد تھی۔

مکرم زبیر خلیل خان صاحب صدر جماعت کروشیا کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق تیس مربع میٹر رقبہ پر مشتمل احمدیہ بُک اسٹال کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کی بڑی تصاویر سے مزیّن کیا گیا۔ کروشیا کے مبلغ سلسلہ مکرم رانا منوّر صاحب نے جماعتی اور ہیومینیٹی فرسٹ کی سرگرمیوں پر مشتمل پوسٹرز ڈیزائن کروا کر انہیں آویزاں کیا۔ قرآن کریم کے 28 مختلف زبانوں میں تراجم اسٹال کی زینت رہیں۔ اس کے علاوہ کروشین زبان میں پچیس کتب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُمن، انصاف اور انسانی حقوق کے بارہ میں مختلف خطابات کے کروشین زبان میں تراجم بھی اسٹال پر رکھے گئے۔ کروشین زبان کے علاوہ البانین میں بھی لٹریچر دستیاب تھا۔

حال ہی میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی کتاب کا کروشین ترجمہ شائع ہوا ہے۔ چنانچہ جماعت کے اسٹال پر آپ کی تصویر کے بڑے پوسٹرز لگائے گئے اور کتاب کی تقریب رونمائی بھی ہوئی۔

جماعت کے تعارف پر مشتمل فلائرز، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے متعلق فلائرز اور دیگر پمفلٹس کی تقسیم کے ذریعہ سے ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً گیارہ ہزار افراد تک جماعت کا تعارف پہنچایا گیا۔

تأثرات

☆...ایک عیسائی دوست جو قرآن مجید کا مطالعہ کر رہے ہیں ہمارے اسٹال پر آئے اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے سورۃ النساء آیت 160 کی تفسیر پوچھی۔ اُن کے ساتھ ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی اور آخر پر کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام اور قرآن کی جو تشریح کی جاتی ہے وہ انتہائی عمدہ اور دل کو بھاتی ہے۔

☆...پمفلٹ کی تقسیم کے دوران ایک دوست نے پمفلٹ لیا اور کچھ دیر کے بعد واپس آکر پمفلٹ دینے والے کو پوچھا کہ کیا تمہارا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ مثبت جواب ملنے پر کہا ''استغفر اللہ'' اور پمفلٹ واپس کر دیا۔ اس پر ایک عرب دوست لفظ 'خاتم' پر بحث کرنے لگ گئے اور آخر پر خود کہنے لگے کہ اگر اس لفظ پر زبر ہو تو اس کا مطلب آخری نہیں بلکہ بہتر اور اعلیٰ ترین ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ان کی توجہ قرآنی آیت پر مبذول کرائی تو وہ ہکا بکا رہ گیا اور بحث سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے چلا گیا۔

☆...ایک خاتون روزانہ اسٹال پر آتی رہیں۔ دریافت کرنے پر کہنے لگیں کہ پہلے دن سے ہی جماعت احمدیہ کروشیا کی ہر سرگرمی میں شامل ہو کر جائزہ لے رہی ہوں۔ جماعت کی تعلیم بہت ہی پُر اثر، پُر امن اور سچائی پر مبنی ہے۔ امسال مکرم رانا محمد منور خان صاحب مبلغ سلسلہ کروشیا نے جماعت احمدیہ کے بُک اسٹال کو ڈیزائن کیا۔ سربیا کے احمدی نوجوان وقف عارضی پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اخلاص و محبت کے ساتھ بہت محنت سے تمام کام سر انجام دیئے۔ ان کے علاوہ احباب جماعت نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ بُک اسٹال کی کامیابی میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

سپین

مسجد بشارت پیدرو آباد میں تبلیغی سیمینار کا بابرکت انعقاد

سپین میں بسنے والوں کی اکثریت اسلام کی اصل حقیقت سے نا آشنا ہے۔ نوجوان طبقہ جو آج کل اسلام کی بگڑی ہوئی حالت اور اسلام کے نام پر دہشت گردی کے واقعات کو دیکھ رہا ہے ان میں خاص طور پر تجسّس پیدا ہو رہا ہے کہ اسلام کی اصل تعلیمات کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کو مورخہ 19 نومبر 2017ء مسجد بشارت پیدرو آباد، سپین میں ایک تبلیغی سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ میڈرڈ اور قرطبہ کی یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء کُل 72 افراد سیمینار میں شامل ہوئے۔ مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے بذات خود تمام حاضرین کا استقبال کیا۔ مکرم طارق عبدالغالب

صاحب نے مسجد بشارت کا وزٹ کروایا اور مسجد کی تاریخ اور اس کی اہمیت کے بارہ میں آگاہ کیا۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو سپین سے نکالے جانے کے سات سو سال بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جو یہی مسجد بشارت ہے۔ وزٹ کروائے جانے کے بعد لائبریری میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے نسخے اور خلفائے احمدیت کی تاریخی تصاویر پر مشتمل نمائش دکھائی گئی جسے طلباء اور اساتذہ نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔ قرآن مجید کے

تراجم کے حوالہ سے وفد کے ڈائریکٹر کا کہنا تھا کہ انہوں نے پہلی مرتبہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے نسخے دیکھے ہیں اور خوشی کا اظہار کیا کہ عربی زبان کے علاوہ سپینش زبان اور مختلف زبانوں میں تراجم موجود ہیں۔ مسجد کے وزٹ کے بعد سیمینار کا باقاعدہ آغاز ایک بجے دوپہر مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم مع سپینش ترجمہ سے ہوا۔ جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف کے بعد خلافت احمدیہ کے بارہ میں ڈاکومنٹری کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مساعی پر مشتمل

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

تفسیر

سورۃ الفیل

[حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی بیان فرمودہ تفاسیر سے انتخاب]

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورت بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورت ہے اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ۔ یہ سورت اس حالت کی ہے کہ جب سَرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مؤیّد و ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی ان کا مکر اُلٹا کر اُن پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانوران کے مارنے کے لئے بھیج دیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سِجِّیۡل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔ یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ **جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی اصحاب الفیل پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔**

پادریوں ... کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے ورنہ باقی تمام مذاہب ان کے نزدیک نامرد ہیں۔ ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کے ہی ردّ میں کتابیں لکھتے ہیں۔ رام چندر اور ٹھاکر داس نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان کا کانشنس کہتا ہے کہ ان کی ہلاکت اسلام ہی سے ہے۔ طبعی طور پر خوف ان کا ہی پڑتا ہے جن کے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مرغی کا بچہ بلّی کو دیکھتے ہی چِلّانے لگتا ہے۔ اسی طرح پر **مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے، اندر ہی اندر ان کا دل ان کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو مِلَلِ باطلہ کو پیس ڈالے گا۔**

اِس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے۔ اور اصحاب الفیل زور میں ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے۔ ان کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ ان کے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے۔ لیکن ہم اصحاب الفیل کا سا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلّی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے بھی یہی الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی ہاں اس پر وہی یقین رکھتے ہیں جن کو قرآن سے محبت ہے۔ اگر قرآن سے محبت نہیں، اسلام سے اُلفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواہ کر سکتا ہے۔

☆ **تُو نے دیکھ لیا یعنی تُو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی ان کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔**

(ماخوذ از تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ الفیل)

....

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆ اَلَمۡ تَرَ کے معنی اَلَمۡ تَعۡلَمۡ کے ہیں۔ کیونکہ اصحاب فیل کا واقعہ متواتر بیان سے ایسا معتبر و مشہود تھا کہ رُؤیت اور علم کا حکم رکھتا تھا۔ جس سال اصحاب فیل تباہ ہوئے، اُسی سال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپؐ کی ولادت 5/ اپریل 571ء کو ہوئی۔

آپؐ کی ولادت باسعادت کے لئے اصحاب الفیل کا واقعہ بطور توطیہ وتمہید کے تھا۔ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ فرما کر ربوبیت کے لفظ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلّی فرمائی کہ آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی جبکہ آپؐ کے ربّ نے آپ کی خاطر اس قسم کی صیانت کی ہے کہ ایک بادشاہ کے زبردست لشکر کو ہلاک کر دیا۔ تو کیا وہ ربوبیت جبکہ آپ پیدا ہو چکے ہیں تو آپ سے الگ ہو سکتی ہے۔

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ

☆ تَضۡلِیۡلٍ کے معنے تدبیر کے اَکارت ہونے کے ہیں۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ (محمد2) سورۃ محمدؐ کی اس آیت اور آیت بالا دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

وَاَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ۔

☆ اَبَابِیۡلَ کے معنے جُھنڈ کے جُھنڈ۔ یہ لفظ جمع ہے۔ واحد اس کا نہیں ہوتا۔

ابابیل کے معنے پَرے باندھ کر قطار در قطار آنے والے جانوروں کے ہیں۔ عرب کہا کرتے ہیں جَآءَتِ الۡخَیۡلُ اَبَابِیۡلَ مِنۡ ھٰھُنَا وَمِنۡ ھٰھُنَا یعنی گھوڑوں کا لشکر قطار باندھ کر اِس طرف سے اور اُس طرف سے آ پہنچا۔

تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ۔

☆ سِجِّیۡلٍ کے معنے سخت کنگری کے ہیں۔

جس مقام پر یہ لشکر ہلاک ہوا۔ وہ مُزدلفہ اور منٰی کے درمیان کی جگہ ہے۔ اب بھی حاجی لوگ رَمیِ جِمار کے لئے اسی میدان سے کنکریاں چُن کر ساتھ لے آتے ہیں اور ان سے رَمیِ جِمار کرتے ہیں۔

☆ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ : شکاری جانوروں کی عادت ہے کہ وہ گوشت کو پتھر پر مار کر کھاتے ہیں۔

فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ

☆ عَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ کے معنے 'خوید پس خوردہ' کے ہیں۔ چڑیاں ان کی لاشوں کو نوچ کر لے جاتیں اور پہاڑوں میں کھاتیں۔

عربی میں ایسے محاورات بکثرت ہیں اور انہی معنوں اور استعاروں میں پرندوں کے الفاظ وہاں مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ النابغۃ الذبیانی کا شعر ہے ع

اِذَا مَا غَدَا بِجَیۡشٍ حَلَّقَ فَوۡقَھُمۡ
عَصَائِبُ طَیۡرٍ تَھۡتَدِیۡ بِعَصَائِبِ

جب وہ لشکر لے کر دشمنوں پر چڑھتا تو پرندوں کے غولوں کے غول دشمنوں کی لاشوں کے کھانے کو جمع ہو جاتے ہیں۔

اسی قسم کے اندازِ بیان میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہلاک کئے جاویں گے۔ جیسے فرماتا ہے: اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ۔ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ (النحل80) کیا وہ ان پرندوں کے حالات پر غور نہیں کرتے جنہیں ہم نے آسمان کی جوّ میں قابو کر رکھا ہے۔ ہم ہی نے تو انہیں تھام رکھا ہے (اور ایک وقت آنے والا ہے کہ انہیں نبی کریمؐ کے دشمنوں کی لاشوں پر چھوڑ دیں گے) مومنوں کے لئے ان باتوں میں نشان ہیں۔

یہاں بھی پہلے ایک شریر قوم کا بیان کیا ہے جو بڑی نکتہ چینی کی عادی اور موذی تھی اور اسلام کو عیب لگاتی تھی۔ اور بہت سے اموال جمع کر کے فتح کے گھمنڈ میں مکّہ پر انہوں نے چڑھائی کی۔ یہ ایک حبشیوں کا بادشاہ تھا۔ جس نے اسی سال مکّہ معظّمہ پر چڑھائی کی جبکہ حضرت رحمۃ للعالمین نبی کریمؐ پیدا ہوئے۔ جب یہ شخص وادیٔ محسّر میں پہنچا۔ اس نے عمائد مکّہ کو کہلا بھیجا کہ کسی معزّز آدمی کو بھیجو۔ تب اہلِ مکّہ نے عبدالمطلب نامی ایک شخص کو بھیجا جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے۔ جب عبدالمطلب اس ابرھہ نام بادشاہ کے پاس پہنچے۔ وہ مدارات سے پیش آیا۔ جب عبدالمطلب چلنے لگے اس نے کہا کہ آپ کچھ مانگ لیں۔ انہوں نے کہا کہ میری سو اونٹنیاں تمہارے آدمیوں نے پکڑی ہیں وہ واپس بھیج دو۔ تب اس بادشاہ نے حقارت کی نظر سے عبدالمطلب کو کہا کہ تمہیں اپنی اونٹنیوں کی فکر لگ رہی ہے اور ہم تمہارے اس مَعۡبَد کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ عبدالمطلب نے کہا کیا ہمارا مولیٰ جو ذرّہ ذرّہ کا مالک ہے جب یہ معبد اُسی کے نام کا ہے اور اُسی کی طرف منسوب ہے، وہ اس کی حفاظت نہیں کرے گا؟ اگر وہ اپنے معبد کی خود حفاظت نہیں کرنا چاہتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ آخر اس بادشاہ کے لشکر میں خطرناک وبا پڑی اور چیچک کا مرض جو حبشیوں میں عام طور پر پھیل جاتا ہے ان پر حملہ آور ہوا اور اوپر سے بارش ہوئی۔ اور اس وادی میں سیلاب آیا۔ بہت سارے لشکری ہلاک ہو گئے اور جیسے عام قاعدہ ہے کہ جب کثرت سے مُردے ہو جاتے ہیں اور ان کو کوئی جلانے والا اور گاڑنے والا نہیں رہتا تو ان کو پرندے کھاتے ہیں۔ اُن موذیوں کو بھی اسی طرح جانوروں نے کھایا۔ یہ کوئی پہیلی اور مُعَمَّا نہیں۔ تاریخی واقعہ ہے۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان۔ زیر تفسیر سورۃ الفیل)

....

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆ سورۃ الفیل مکّہ میں نازل ہوئی۔

ربطِ سُوَر

اس سورۃ کا تعلق پہلی سورۃ سے ایک تو اس لمبے تعلق کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہے۔ یعنی قرآن کریم کی یہ آخری سورتیں سوائے چند آخری سورتوں کے باری باری اسلام کے ابتدائی زمانہ کے متعلق اور اسلام کے آخری زمانہ کے متعلق آتی ہیں۔ ایک سورۃ میں اسلام کے ابتدائی زمانہ کا خصوصیت سے ذکر ہوتا ہے اور دوسری سورۃ میں اسلام کے آخری زمانہ کا خصوصیت سے ذکر ہوتا ہے۔ میری یہ مراد نہیں کہ جس سورۃ میں اسلام کے ابتدائی زمانہ کا ذکر آتا ہے اس میں آخری زمانہ کا ذکر نہیں ہوتا اور نہ یہ کہ جس سورۃ میں اسلام کے آخری زمانہ کا ذکر آتا ہے اس میں ابتدائی زمانہ کا ذکر نہیں ہوتا۔ بالعموم دونوں ہی ذکر ہوتے ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ ایک سورۃ میں مدّنظر اسلام کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے اور دوسری سورۃ میں خصوصیت کے ساتھ مدّنظر اسلام کا آخری زمانہ ہوتا ہے۔ پس یہ سورتیں خصوصیت کے لحاظ سے ابتدائی یا آخری زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نہیں کہ پہلے اور دوسرے زمانہ کا اکٹھا ذکر نہیں ہوتا۔ بسا اوقات بڑے زور سے ہوتا ہے۔ مگر وہ مقصودِ اوّل نہیں ہوتا۔ مقصودِ اوّل صرف ایک ذکر ہوتا ہے اور یہ دَور باری باری چلتا ہے۔ اس لحاظ سے سورۃ الفیل آخری زمانہ کے متعلق معلوم ہوتی ہے یعنی اس میں خصوصیت کے ساتھ آخری زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ گو ذکر اس میں پہلے زمانہ کا ہے مگر مقصود آخری زمانہ کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

☆ قریبی ترتیب کے لحاظ سے اس سورۃ کا تعلق پہلی سورۃ سے یہ ہے کہ پہلی سورۃ میں یہ بتایا گیا تھا کہ وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔ عیب چینیاں کرنے والے، دوسروں کو نقصان پہنچانے والے اور تکلیفیں دینے والے لوگ جو اپنے مال اور دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ تباہ اور برباد کئے جائیں گے۔ یہ حکم تو عام تھا کیونکہ فرماتا ہے وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔ ہر ایسے شخص پر عذاب آئے گا جو ہُمَزَۃٍ اور لُّمَزَۃٍ ہوگا لیکن مقصودِ اوّل اس میں رسول اللہ ﷺ کے مخالف تھے۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں آپ کے دشمن مالدار تھے، دولتمند تھے، ان کی بڑی بڑی تجارتیں تھیں، بڑی بڑی جائیدادیں تھیں۔ تمام ملکی اقتدار ان کے قبضہ میں تھا اور وہ اپنے مال و دولت اور رتبہ کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ ان طاقتوں اور قوتوں کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھی کسی صورت میں بھی ان پر غالب نہیں آ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے تمہارا یہ خیال کہ محمد رسول اللہ ﷺ تم پر غالب نہیں آ سکتے قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ ضرور غالب آئیں گے اور تم لوگ جو بڑے کہلاتے ہو اور مال و دولت کے غلط استعمال کی وجہ سے غریبوں کو ستاتے اور دکھ دیتے ہو ناکام و نامراد رہو گے۔ غرض اس سورۃ میں یہ خبر دی گئی تھی کہ یہ لوگ بڑے دکھ میں مبتلا ہوں گے۔ ان کی تباہی کامل ہوگی اور ان کا انجام نہایت دردناک ہوگا۔ یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا تھا کہ ایسا کس طرح ہوگا؟ عقل میں تو یہ نہیں آ سکتا کہ بڑے بڑے مالدار، بڑے بڑے عقلمند، بڑے بڑے مدبّر اور بڑی بڑی طاقتوں والے ہار جائیں اور کمزور جیت جائیں۔ جن کے پاس حکومت ہو وہ تو شکست کھا جائیں اور جو ہمسایوں کے مظالم کا شکار ہو رہا ہو وہ فتح حاصل کر لے۔ پس چونکہ یہ اعتراض پیدا ہوتا تھا کہ عقل اس بات کو نہیں مان سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں ایک ایسا واقعہ پیش کیا ہے جسے کوئی عقل نہیں مان سکتی تھی۔ اس میں جو کچھ ہوا الٰہی تقدیر کے ماتحت ہوا اور عقل کے بالکل خلاف نتیجہ پیدا ہوا اور دنیا کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس دنیا میں صرف وہی کچھ نہیں ہوتا جو عقل کے مطابق ہو بلکہ ایسے واقعات بھی رونما ہو جایا کرتے ہیں جو عقل کے خلاف ہوتے ہیں جیسا کہ اصحاب الفیل کا واقعہ ہے۔

ایک بادشاہ نے جس کی بہت بڑی اور منظّم حکومت تھی مکّہ پر حملہ کیا۔ مگر باوجود ساری طاقتوں اور قوتوں کے وہ ہار گیا اور مکہ کے لوگ جو بے سرو سامان تھے جیت گئے۔ یوں تو ہُمَزَۃ اور لُمَزَۃ ہر جگہ ہوتے ہیں مگر اس جگہ پہلے مخاطب مکّہ کے ہُمَزَۃ اور لُمَزَۃ ہی تھے اور اُنہیں کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ۔ وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہم مال و دولت کے زور سے غالب آ جائیں گے اور محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے مقابلہ میں ہار جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان مکّہ والوں کو

فرماتا ہے کہ تمہارے مکہ میں ایک مثال موجود ہے۔تم جو محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بڑا کہہ رہے ہو تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ تم سے بھی بڑے بڑے لوگ دنیا میں موجود تھے۔تم سے بھی بڑی بڑی حکومتیں دنیا میں موجود تھیں۔ چنانچہ انہیں حکومتوں اور طاقتوں میں سے ایک نے مکّہ پر حملہ کیا اور تم لوگوں نے بغیر مقابلہ کئے اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔لیکن مکہ چونکہ خدا کے ایک پیارے کا صدر مقام بننے والا تھا اور چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ایک پیاری جگہ اور اس کا مقدّس مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے اردوں کو باطل کر دیا اور اس کی تدبیروں کو توڑ کر رکھ دیا۔ چنانچہ آخر مکّہ ہی غالب رہا اور وہ بڑا طاقتور دشمن ناکام و نامراد رہا۔ یہ مثال تمہارے سامنے موجود ہے۔عقل میں وہ بات بھی نہیں آتی تھی۔مگر آخر ہوا وہی جو اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا۔کیا اس مثال کو دیکھتے ہوئے اب بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ جن کے پاس کوئی مال نہیں، کوئی دولت نہیں، کوئی جتھہ نہیں، کوئی طاقت نہیں وہ کس طرح جیت جائیں گے اور مکہ والے جو طاقتور اور جتھہ والے ہیں ان کے مقابلہ میں کس طرح ہار جائیں گے۔تم اصحاب الفیل کے واقعہ کو مدّنظر رکھو اور یہ سمجھ لو کہ جس طرح وہاں ہوا اسی طرح اللہ تعالیٰ اس موقعہ پر بھی اپنی قدرت کا زبردست نشان دکھائے گا اور تمہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں مغلوب کر دے گا۔

☆ دوسرا تعلق اس سورۃ کا پہلی سورۃ سے یہ ہے کہ اس میں دلیل بالاولیٰ کے طور پر اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خانۂ کعبہ مقصود بالذات نہیں تھا بلکہ خانۂ کعبہ ایک علامت تھی آنے والے کی۔ ایک عظیم الشان انسان نے دعائے ابراہیمی کے ماتحت دنیا کی ہدایت کے لئے آنا تھا اور اس کے لئے ایک مرکز کی ضرورت تھی۔اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو مقدس قرار دیا اور اسے لوگوں کا مرجع بنا دیا۔ مگر بہرحال یہ مقصود نہیں تھا۔مقصود وہی تھا جس نے دعائے ابراہیمی کے ماتحت ظاہر ہونا تھا اور جس کا کام یہ بتایا گیا تھا کہ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ۔ وہ خدا کی آیتیں انہیں پڑھ پڑھ کر سنائے گا۔ان کے دلوں کو پاک کرے گا۔انہیں احکامِ الٰہیہ کی حکمتیں سکھائے گا۔انہیں خدا تعالیٰ کی شریعت کے اسرار سمجھائے گا۔اور ان میں پاکیزگی اور طہارت پیدا کرے گا۔ یہ انسان اصل مقصود تھا۔مکان اصل مقصود نہیں تھا۔ مکان تو صرف ایک علامت تھی۔ اصل اہمیت رکھنے والی وہ چیز تھی جو اِس کے پیچھے تھی۔

☆خانۂ کعبہ کو اگر عزت حاصل تھی تو اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیادیں اٹھائیں تا موعودِ کُل اَدیان ظاہر ہو کر اس سے تعلق پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کے لئے ایک مقامِ اتحاد اور اقوامِ عالَم کے لئے مرجع بنا دیا۔اسی نقطۂ نگاہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ تو دیکھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ کیا ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ یہ ہے کہ مَیں وہ شخص ہوں جس کے ظہور کے لئے خانۂ کعبہ کی بنیاد رکھتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں۔تم کہتے ہو کہ یہ غریب ہے کمزور ہے، ناطاقت ہے اور ہم بڑے دولتمند ہیں یہ ہمارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔تمہیں سمجھنا چاہئے کہ خانۂ کعبہ کی قیمت زیادہ ہے یا محمد رسول اللہ ﷺ کی قیمت زیادہ ہے۔خانۂ کعبہ کی تو بنیاد ہی اسی لئے رکھی گئی تھی کہ محمد رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت جو دعا کی اس میں کھلے طور پر یہ الفاظ آتے تھے کہ وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ (البقرۃ 130) پس خانہ کعبہ قائم ہی اسی لئے کیا گیا تھا کہ تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرنے والا نبی اس جگہ پیدا ہو۔ اگر علامت کے لئے خدا نے یہ نشان دکھایا تھا کہ اس نے ابرہہ اور اس کے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تو تم سمجھ لو کہ اس مقصود کے لئے وہ کتنا بڑا نشان ظاہر کرے گا۔ جب ایک علامت کے لئے اس نے اصحاب الفیل کو تباہ کر دیا تو وہ چیز جو مقصود بالذات ہے اس کے لئے تو وہ جتنی بھی غیرت دکھائے کم ہے۔ حالانکہ اصحاب الفیل کو جو طاقت حاصل تھی وہ مکّہ والوں کو نہیں تھی۔ گویا مکّہ والوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔تم تو اصحاب الفیل کے مقابلہ میں بھی ذلیل تھے۔ جب تمہارے جیسے ذلیل انسانوں کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کے حملہ سے مکّہ کو بچایا تو کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تمہارے حملہ سے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں بچائے گا۔

☆ تیسرا قریبی تعلق پہلی سورۃ سے یہ ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ مکّہ کا بچانا بھی گو اصحاب الفیل کی تباہی کی ایک وجہ تھی۔مگر اصل وجہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حفاظت تھی اور یہ مقصد اَور تمام مقاصد سے زیادہ مقدم اور اہم تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خانۂ کعبہ کو بچانا خود بھی ایک مقصود تھا مگر بعض دفعہ ایک سے زیادہ بھی مقصود ہو جاتے ہیں۔

☆اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے کہ تم کہتے ہو محمد رسول اللہ ﷺ کس طرح جیت جائیں گے۔محمد رسول اللہ ﷺ تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خاطر اصحاب الفیل کو تباہ کر دیا۔اب کیا تم سمجھتے ہو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے پہلے تو اس نے آپؐ کے لئے ایسا عظیم الشان نشان دکھا دیا تھا مگر پیدا ہونے کے بعد وہ آپ کو چھوڑ دے گا۔جس انسان کی حیثیت اتنی عظیم الشان تھی کہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے نشانات کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کو اس کا کتنا بڑا احترام ملحوظ ہوگا اور اس کی عظمت کے اظہار کے لئے وہ کیا کچھ نہ کرے گا۔ پس تمہیں اپنا فکر کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ تم اس کی مخالفت میں اپنی عاقبت تباہ کر لو۔

☆ چوتھا قریبی تعلق اس سورۃ اور پہلی سورۃ کا یہ ہے کہ پہلی سورۃ میں دشمن کے مال و دولت کے مالک ہونے کا دعویٰ بیان کیا گیا تھا۔ دشمن کا دعویٰ تھا کہ میں بڑا مالدار ہوں اور اس کی وجہ سے میں ہمیشہ ہمیش قائم رہوں گا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ اصحاب الفیل بھی بڑے دولتمند تھے اور ان کی دولت سے تمہاری دولت زیادہ نہیں۔مگر باوجود اس کے کہ وہ بڑے دولتمند تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ کر دیا۔

☆ پانچواں قریبی تعلق اس سورۃ کا پہلی سورۃ سے یہ ہے کہ بعض لوگ یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگلے جہان کے عذاب سے لوگوں کو ڈرانے کا فائدہ کیا ہے؟ پہلی سورۃ میں فرمایا گیا تھا کہ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۔ وَمَآ أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۔ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْأَفْئِدَۃِ ۔ إِنَّهَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ۔ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ (الھمزۃ 5-10) مَیں بتا چکا ہوں کہ ان آیات میں خصوصیت سے اس دنیا کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔مگر اس کے ظاہری معنے چونکہ یہی نظر آتے ہیں کہ اگلے جہان میں کفار پر اس رنگ میں عذاب نازل ہوگا۔ اس قسم کی آیات پر کفّار شور مچا دیا کرتے ہیں کہ اگلا جہان تو کسی نے دیکھا نہیں۔ پس تم اگلے جہان کے عذابوں کا ذکر کر کے درحقیقت لوگوں کو دھوکا دیتے ہو۔ اور ایک ایسی بات پیش کرتے ہو جس کی تصدیق اِس دنیا میں نہیں ہو سکتی۔ جیسے اب تک بھی یورپین مصنف یہی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے اگلے جہان کے عذابوں سے ڈرا ڈرا کر لوگوں کو مسلمان کر لیا۔یہی عرب لوگ کہتے تھے کہ قرآن کریم ایسے عذابوں کی خبر دیتا ہے جو اس جہان سے تعلق نہیں رکھتے وہ صرف ایسے عذابوں کا ذکر کرتا ہے جو اگلے جہان سے تعلق رکھتے ہیں اور اگلا جہان ہم نہیں مانتے۔ پھر ہم ان باتوں کو کس طرح درست تسلیم کر لیں۔ اس کے جواب کے لئے قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ جہاں وہ کسی اُخروی عذاب یا انعام کا ذکر کرتا ہے وہاں کسی نہ کسی دنیوی عذاب یا انعام کا ضرور ذکر کرتا ہے، یہ بتانے کے لئے کہ تم اُخروی عذاب یا انعام یا نتیجہ کے متعلق تو کہہ سکتے ہو کہ ہم ان باتوں کو کس طرح مان لیں یہ تو اگلے جہان سے تعلق رکھتی ہیں۔مگر تم دنیوی امور کے متعلق یہ بات نہیں کہہ سکتے اس لئے ہم اُخروی عذابوں یا انعاموں کے ذکر کے ساتھ ہی بعض دنیوی امور سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو موجودہ حالات میں بالکل ناممکن نظر آتی ہیں۔ اگر یہ ناممکن نظر آنے والی باتیں ممکن ہو جائیں اور تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ باتیں پوری ہو جائیں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ جس خدا نے ان غیر ممکنات کو ممکنات کی صورت دے دی ہے وہ اُخروی عذابوں کو بھی اسی رنگ میں پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔اسی وجہ سے قرآن کریم کا یہ ایک عام قانون ہے کہ وہ اُخروی اور دنیوی عذابوں اور انعاموں کو آپس میں ملا کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ دنیوی عذاب اور انعام اُخروی عذابوں اور انعاموں کی صداقت پر گواہ ہوں اور کفّار ان کے انکار کی جرأت نہ کر سکیں۔

......................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

ایک قرآنی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’ آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ۔ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ۔ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔(آل عمران 28،27)

اے محمد ﷺ! تو مجھ سے یوں مخاطب ہوا کر مجھ سے یہ دعا کیا کر کہ اے ہمارے اللہ! تو ملک کا مالک ہے۔یعنی ہر قسم کی ملکیت جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ اور دنیا کی بادشاہتیں بھی اور آخرت کی بادشاہتیں بھی تیری طرف سے عطا ہوتی ہیں جس کو جو چاہے جس طرح چاہے تو عطا فرما دے خواہ وہ اس دنیا کا ملک ہو یا آخرت کا ملک ہو۔وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ لیکن تو چھیننے کی بھی طاقت رکھتا ہے جب چاہے کسی کو نااہل قرار دے کر اس سے اپنا عطا کردہ ملک واپس لے لے۔ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔ تو جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے ذلیل ہونے دیتا ہے لیکن بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ تیرے ہاتھ میں خیر ہے۔بھلائی ہے۔تیری طرف سے کسی کو ذلت نہیں پہنچتی۔تو ذلیل ہونے دیتا ہے۔یعنی اگر وہ خود ذلیل ہونا چاہتا ہے تو بعض دفعہ تو فیصلہ فرما لیتا ہے کہ اچھا پھر ہم تجھے ذلیل ہونے دیں گے اور پھر وہ ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک تیرے ہاتھ کا تعلق ہے یہ ہاتھ خیر کا ہاتھ ہے یہ برائی کا ہاتھ نہیں ہے۔اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے جو تو چاہتا ہے اور چونکہ تو بھلائی چاہتا ہے اس لئے ہم تجھ سے بھلائی ہی کی توقع رکھتے ہیں۔ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ۔ زمانے ادلتے بدلتے رہتے ہیں راتیں دنوں میں داخل ہو جاتی ہیں اور دنوں کو تو راتوں میں داخل فرما دیتا ہے جب چاہے راتوں کو دنوں میں داخل فرماتا ہے۔دنوں کو راتوں میں داخل فرما دیتا ہے۔ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ۔ اور اسی طرح تو زندوں کو مردوں میں داخل کر دیتا ہے اور مردوں کو زندوں میں داخل فرما دیتا ہے۔پس ہر آن تیرا فضل ہی ہے جو ہمیں ہمیشہ صحیح رستے پر قائم رکھے اور مردوں سے زندوں میں داخل ہونے والے ہوں نہ کہ زندوں سے مردوں میں داخل ہونے والے۔اسی طرح ہمارے زمانے راتوں سے روشنیوں میں تبدیل ہونے والے ہوں، روشنیوں سے راتوں میں تبدیل ہونے والے نہ ہوں۔ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے اسے رزق عطا فرماتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے، پھر آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے، پھر آل عمران کی اس آیت کی تلاوت کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَھِدَ اللّٰہُ أَنَّہٗ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ وَالْمَلَائِکَۃُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران:19) شَھِدَ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے أَنَّہٗ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وَالْمَلَائِکَۃُ اور فرشتے بھی اس بات کے گواہ ہیں اور وَأُولُو الْعِلْمِ اور جتنے صاحب علم لوگ جتنے ہیں وہ بھی اس بات کے گواہ ہیں۔قَآئِمًا بِالْقِسْطِ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے سارے ہمیشہ انصاف پر قائم رہتے ہیں اور وہ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ عزیز بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔

اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں اور پھر یہ دعا پڑھتے ہیں جو ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے فرمایا: جو شخص بھی ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنّت بطور ماویٰ مقدر کر دی ہے اور اسے جنت الفردوس میں سکونت عطا کروں گا اور ہر روز ستّر مرتبہ اسے اپنے دیدار سے مشرف کروں گا۔ یہاں لفظ ستّر جو ہے اس کے متعلق بتانا ضروری ہے کہ عربوں میں یہ ایک عدد ہے جو کثرت کی علامت ہے یعنی بکثرت میں اسے دیدار نصیب کروں گا۔تو عرب اسے یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ ستّر مرتبہ۔تو اس سے مراد ظاہری طور پر 70 نہیں ہے۔بعض تو ان جنتوں میں ایسے بھی ہوں گے جیسے حضرت محمد مصطفی ﷺ جو ہمیشہ دیدار کی حالت میں ہی رہیں گے اور ساتھ ہی یہ جو نسخہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کو آنحضور ﷺ نے فراخیٔ رزق کا نسخہ بھی بیان فرمایا ہے۔

پس وہ لوگ جو مختلف قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو اسی ترتیب سے یہ دعا کرنی چاہئے جس کا آخری ٹکڑا یہ ہے۔وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ تو ان سب دعاؤں سے گزرنے کے بعد جب آپ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ تک پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی اس دعا کو باقی سب دعاؤں کی برکت سے بھی قبول فرما لے گا اور آپ کے رزق میں فراخی عطا فرمائے گا۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، فرمودہ 12/اپریل 1991ء۔خطباتِ طاہر جلد 10 صفحہ 321 تا 323)

☆...☆...☆

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالستار خان۔ امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا 28واں جلسہ سالانہ 17-18-19 نومبر 2017ء کو مسجد بیت الاوّل گوئٹے مالا میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں امریکہ، کینیڈا، کولمبیا، کوسٹاریکا، پانامہ، بلیز، ایل سالوادور، ہندوراس اور میکسیکو کُل 9 ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ تینوں روز نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم، درس حدیث اور تحریرات مسیح پاک علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ کُل حاضری قریباً 180 تھی جبکہ گزشتہ سال 135 تھی۔ دو افراد کو محض اللہ کے فضل سے بیعت کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

مؤرخہ 17 نومبر کو محترم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مربی انچارج کینیڈا نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ بعدازاں دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ساڑھے تین بجے تقریب پرچم کشائی منعقد کی گئی۔ محترم مولانا اظہر حنیف صاحب نمائندہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ و مبلغ انچارج امریکہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور خاکسار نے قومی پرچم لہرانے کی سعادت حاصل کی اور اسلام کی سربلندی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

بعدازاں جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز بصدارت محترم مولانا اظہر حنیف صاحب نمائندہ حضور اقدس و نائب امیر یو ایس اے کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس کی سعادت مکرم عبدالکمال صاحب آف بیلیز کو حاصل ہوئی اور اس کا سپینش ترجمہ مکرم اسماعیل Checeve نے کیا۔

مکرم سلیمان Rodriguez صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا منظوم کلام ’’خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے‘‘ پڑھ کر سنائی۔

بعدازاں سپینش زبان میں خاکسار نے سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کے بعد محترم مولانا اظہر حنیف صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

مکرم رانا نعمان احمد صاحب مبلغ سلسلہ میکسیکو نے ’’جہاد کی حقیقت‘‘ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی اور ڈنر سے احباب کی تواضع کی گئی۔

دوسرے روز 18 دسمبر کو ساڑھے نو بجے جلسہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور مکرم عمارالناصر صاحب مربی سلسلہ نے سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پاکیزہ تحریرات سپینش زبان میں پڑھ کر سنائیں۔

بعدازاں مکرم ظاہر احمد صاحب مربی سلسلہ ہندوراس نے ’’تبلیغ کی اہمیت‘‘ پر تقریر کی اور مکرم David Gomzalez صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے ’’موجودہ زمانہ کی برائیوں سے بچاؤ اور پاکیزگی کے طریق‘‘ پر اظہار خیال کیا۔

مکرم نعمان رانا صاحب مربی سلسلہ میکسیکو نے ’’خدمت دین‘‘ پر تقریر کی۔

بعدازاں سوال و جواب کا وقفہ تھا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد احباب کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

تیسرے اجلاس کا آغاز 3 بجے سہ پہر تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ مکرم عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ کینیڈا نے ’’صفاتِ الٰہیہ‘‘ پر تقریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جس کے بعد مکرم فائز احمد صاحب واقف زندگی نے ’’سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ پر تقریر کی توفیق پائی۔

محترم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج کینیڈا نے ’’ایک مثالی احمدی‘‘ کے موضوع پر مؤثر خطاب کیا۔ اور نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کے بعد احباب کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

19 نومبر جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لئے غیر مسلموں اور زیر تبلیغ احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

محترم عمر اکبر صاحب مربی سلسلہ بلیز نے تلاوت قرآن کریم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جس کا سپینش ترجمہ محترم امام ابراہیم Checeve صاحب از میکسیکو نے پیش کیا۔

محترم David Gomzalez صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار نے ’’اسلام امن کا مذہب ہے‘‘ کے موضوع پر تقریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں ’’خدمت انسانیت اور ہیومینٹی فرسٹ‘‘ کے عنوان سے مکرم David Gonzalez صاحب نے اظہار خیال کیا اور ویڈیو کے ذریعہ خدمت انسانیت کے مناظر دکھائے۔

جس کے بعد تین غیر مسلم حضرات نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

= مکرم پروفیسر Edmundo Lopez
= مکرم Julio Alvarado، ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز۔ نمائندہ مورمن (Mormon)
= مکرم Peter Hormanader۔

انہوں نے جماعت اور ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہا۔

بعدازاں محترم مولانا اظہر حنیف صاحب نے مؤثر اختتامی خطاب کیا اور احباب کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ کئی افراد نے اس میں حصہ لیا اور مبلغین سلسلہ کے پینل نے جوابات دیئے۔ جس کے اختتام پر مکرم فضل قریشی صاحب آف USA نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد دنیا میں قیام امن کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور جملہ حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس دوران مبلغین سلسلہ اور احمدی داعیان الی اللہ نے غیر مسلم اور زیر تبلیغ احباب کے ساتھ تبلیغی گفتگو اور تعارف بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور مستقل رابطہ کے لئے ان کے ایڈریس حاصل کئے۔ نیز جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا۔

ظہرانہ سے فراغت کے بعد باجماعت نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

غزل

دولت لامکان دیتے ہیں
لاجرم آسمان دیتے ہیں

چھُو کے مُردہ دلوں کی تاروں کو
روح دیتے ہیں ، جان دیتے ہیں

جیسے پتھر پہ ہو لکیر کوئی
ایسے اپنی زبان دیتے ہیں

ایک نظرِ کرم کی جنبش سے
بخش دونوں جہان دیتے ہیں

جو گداؤں کو بادشاہ کر دے
ایسی کھل کے وہ دان دیتے ہیں

باوفا خادمانِ ادنیٰ کو
سونپ اعلیٰ کمان دیتے ہیں

وہ ہیں خورشید و ماہ ، عالم کے
منزلوں کے نشان دیتے ہیں

ان کو سنتی ہیں گردشیں رُک کر
جب وہ اپنا بیان دیتے ہیں

قصرِ باطل لرز سا جاتا ہے
حق کی جب ہم اذان دیتے ہیں

اس پہ شفقت کا ہاتھ ہو ان کا
جس کو اپنی امان دیتے ہیں

جس سے عہد و وفا کا رشتہ ہو
ہم ظفرؔ اس پہ جان دیتے ہیں

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

نہیں ہے)''پس یہ پکّی بات ہے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ابھی منہ سے کلمہ پڑھتا ہے اور ابھی کوئی امر ذرا مخالف مزاج ہوا اور غصہ اور غضب کو خدا بنا لیا۔ مَیں بار بار کہتا ہوں کہ اس امر کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک یہ مخفی معبود موجود ہوں ہرگز توقع نہ کرو کہ تم اس مقام کو حاصل کرلو گے جو ایک سچے موحّد کو ملتا ہے۔ جیسے جب تک چُوہے زمین میں ہیں مت خیال کرو کہ طاعون سے محفوظ ہو۔ اسی طرح پر جب تک یہ چُوہے اندر ہیں''(اس قسم کے تکبر نخوت ریا جھوٹ وغیرہ یہ سب چوہے ہیں) فرمایا کہ''جب تک یہ چُوہے اندر ہیں اس وقت تک ایمان خطرہ میں ہے۔ جو کچھ مَیں کہتا ہوں اس کو خوب غور سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے قدم اٹھاؤ۔ میں نہیں جانتا کہ اس مجمع میں جو لوگ موجود ہیں آئندہ ان میں سے کون ہوگا اور کون نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تکلیف اٹھا کر اس وقت کچھ کہنا ضروری سمجھا ہے''۔(اس وقت آپ کسی تکلیف میں تھے اور تشریف لائے۔ فرمایا کہ) ''ضروری سمجھا ہے تا میں اپنا فرض ادا کر دوں''۔ فرمایا'' پس کلمہ کے متعلق خلاصہ تقریر کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو۔ اور یہ مقام اُسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے اوران بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دو گے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 106 تا 108۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہر احمدی کے لئے یہ ارشاد بڑے خوف کا مقام ہے۔ ایک طرف تو ہمارے دعوے دنیا میں توحید کے قیام کے لئے ہیں۔ ایک طرف تو ہم مسلموں اور غیر مسلموں کو توحید کے معنی سکھانے کے لئے کھڑے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کے خلاف عمل کرتے ہوئے ہم اپنے بھائیوں کے حقوق مارنے والے ہوں اور یوں لڑائی جھگڑوں فتنہ و فساد میں مبتلا ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں پسند فرمائیں۔ اگر وہ ہیں تو مومن ہو۔ ایک تو ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ دوسرے مل کر حبل اللہ کو پکڑو اور تفرقہ نہ ڈالو۔ تفرقوں میں نہ پڑو۔ (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب النھی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجۃ ... الخ حدیث 4481) اور حبل اللہ جسے پکڑ کر تم اللہ تک پہنچ سکتے ہو وہ نبی کی ذات ہے اس کی تعلیم ہے اس سے مضبوط تعلق ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نبی ہیں اور حبل اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو نبی قرار دیا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی اپنے بعد قدرت ثانیہ کی خبر دی ہے (ماخوذ از رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306) جو خلافت کی خبر دی ہے جو منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔ اس لئے یہ بھی حبل اللہ ہے۔ غرض اگر غور کرتے چلے جائیں تو ہر وہ چیز جو اس تعلق کو مضبوط کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ ہے وہ حبل اللہ ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم جو آخری شریعت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری جس کا ہر حکم اور ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے جماعت کے تعلق کو مضبوط کرنے والا ہے وہ حبل اللہ ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے ایک کی بھی نافرمانی کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26) کیونکہ وہ اس حبل اللہ کو کاٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور پھر فرمایا کہ آپس کے تفرقے جو ہیں یہ بھی ایک وحدت ختم کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اس لئے تفرقوں اور لڑائی جھگڑوں کو بھی ختم کرو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ غصے اور غضب میں آ جاتے ہیں تو توحید سے دُور ہٹ رہے ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال تو ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو اس کی وجہ سے سارا جسم بیقراری اور بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تراحم المومنین ... الخ حدیث 6586) تو جب ایسی صورت ہوگی تبھی وحدت کی صورت بھی پیدا ہوگی اور جب یہ وحدت ہوگی تو توحید کے نظارے بھی نظر آئیں گے۔ تفرقہ اور آپس کی پھوٹ اور لڑائیوں اور نفرتوں سے تو دوری ہوتی ہوئی نظر آئے گی، دل پھٹتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس یہ حالت ہے جو جماعت کے ہر فرد کی ہونی چاہئے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور جس طرح حدیث میں آیا کہ ایک جسم کی طرح بن جائیں تبھی کہا جا سکے گا کہ وہ توحید کا علمبردار ہے اور تبھی ہر احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق نظر آئے گا جس میں آپ نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (صحیح البخاری کتاب المظالم والغضب باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ حدیث 2442) تو یہ ہے توحید کے قائم کرنے کا ایک ذریعہ کہ ایک ہو جاؤ۔ ایک جسم بن جاؤ۔ ایک کی تکلیف پورے جسم کی تکلیف بن جائے۔ اور یہی طریق ہے جس سے جماعت کا ہر فرد ایک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فکر کو دُور کر سکتا ہے اور اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔

پس چاہئے کہ اپنے دلوں کو بغض، کینے، حسد، ریا، بناوٹ وغیرہ کے بتوں سے پاک کرنے والے ہوں اور نفاق اور بدعہدی کے بتوں سے اپنے دلوں کو پاک کرنے والے ہوں۔ اگر اس طرف توجہ نہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جو ہے یہ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ زبانی جمع خرچ ہے۔ یہ دل سے نہیں نکل رہا۔ دلوں میں تو ان کینوں اور بغضوں کی وجہ سے دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ دل تو ٹیڑھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دلوں کو سیدھا کرنے کے لئے نماز کے وقت میں یہ ظاہری علاج بتایا تھا کہ جب صفوں میں کھڑے ہو تو صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب من یستحب ان یلی الامام حدیث 976) کندھے سے کندھا ملا کر سارے کھڑے ہوں تا کہ دلوں کے ٹیڑھ بھی نکل جائیں۔ لیکن بعض دفعہ یہ ہوتا ہے گو ایک آدھ مثال ہوتی ہے، بہت کم ہوتا ہے۔ جن باتوں کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ شاید جماعت میں ایک فیصد بھی نہ ہوں، لیکن جب یہ برائیاں پیدا ہونے لگتی ہیں تو پھر بعض دفعہ پھیلتے ہوئے دیر نہیں لگتی کیونکہ معاشرے کا بھی اثر چل رہا ہوتا ہے۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ بعض دفعہ ایک نمازی دوسرے نمازی کے ساتھ نہیں کھڑا ہوتا کہ بعض رنجشیں ہیں۔ رشتہ داریوں میں ایسی رنجشیں چل رہی ہوتی ہیں۔ پس اگر توحید کے قیام کا دعویٰ کرنا ہے تو اپنے اندر بھی وحدانیت پیدا کرنی ہوگی اور شیطان کو اور شریکوں کے ان بتوں کو اپنے دلوں سے نکالنا ہوگا اور جماعت کی ترقی کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے، توحید کے قیام کے لئے، اپنے اندر مثالیں قائم کرنی ہوں گی۔ اور جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ان برائیوں کے چوہوں کو اپنے دلوں سے نکال باہر پھینکنا ہوگا۔ ورنہ یہ چوہے جب تک تمہارے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں تمہارا وجود کسی وقت بھی شرک میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور جب اپنا دل ہی پاک نہ ہو تو دوسروں کو کیا تبلیغ اور کیا نصیحت کریں گے۔ مسلمانوں کو کیا سمجھائیں گے کہ تمہارے اندر سے برکت اس لئے اٹھ گئی کہ تم ایک نہیں اور فرقوں میں بٹ گئے ہو۔ وہ الٹا کر کہیں گے کہ تمہارے اندر سے یہ شرک کے گند مکمل طور پر صاف ہو گئے ہیں؟ غیر مسلموں کو کس منہ سے تبلیغ کریں گے؟ پس تمام دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے توحید کے جھنڈے تلے لانے کے لئے، دنیا سے فتنہ و فساد ختم کرنے کے لئے سب سے زیادہ کوشش اور مجاہدہ ایک احمدی نے کرنا ہے۔ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا احمدی ہو۔ پس جب ان مجاہدوں کے نظارے ہمیں نظر آنے شروع ہو جائیں گے تو آپ ہی ہیں جو توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں گے کیونکہ اب جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کوئی جماعت نہیں جو توحید کو دنیا میں قائم کر سکے۔ آپ ہی ہیں جو شرک سے دنیا کو پاک کرنے والے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے توحید کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں گے اور تمام دنیا کو توحید کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس نکتے کو سمجھنے والے ہوں اور اپنے دلوں کو ٹٹول کر ان کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں۔ آپ کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ ان جلسوں کا مقصد بھی توحید کا قیام اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ پس اس مقصد کو سمجھیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ میں پاک تبدیلیاں لانے کا باعث بنے اور ہمارا ہر قدم توحید کے قیام کی طرف اٹھنے والا قدم ہو۔ اور اپنے دلوں کو ہر قسم کے چھوٹے سے چھوٹے شرک سے پاک کرنے والے ہوں اور اس توحید کے قیام کی برکت سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح کے نظارے جلد تر ہمیں دکھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔ سفر و حضر میں خود حفاظت فرمائے۔ آپ کے دلوں کو، آپ کی نسلوں کو توحید کے نور سے منور کرے۔ اور جو پاک تبدیلیاں آپ نے اپنے اندر اس جلسہ کے دوران پیدا کی ہیں وہ دائمی ہوں۔ ہمیشہ رہنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس وقت انہوں نے حاضری کی جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق 25249 کی حاضری ہے۔ گزشتہ سال کے تقریباً برابر ہی ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ یہ نصیحت کی جاتی ہے۔ اب یہاں سے آپ لوگوں کی انشاء اللہ تعالیٰ واپسی ہوگی۔ کچھ لوگوں نے جلدی گھر پہنچنا ہوگا۔ کچھ نے کام پہ کل جانا ہوگا۔ اس لئے جو ڈرائیو ہے ذرا احتیاط سے کریں۔ جو کاروں والے ہیں اگر تھکے ہوئے ہیں تو آرام کر کے سفر شروع کریں۔ خاص طور پر جو جرمنی وغیرہ سے یا جو یورپ کے دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے ہیں وہ فوراً رات کو سفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک بات اَور میں کہنی چاہتا تھا کل وقت زیادہ ہو گیا تھا مَیں بتا نہیں سکا تھا۔ وہ بھی ایم ٹی اے کے پھیلاؤ سے متعلق ہے کہ اب ایم ٹی اے کے پروگرام جو ہیں وہ موبائل فون پر بھی سنے جا سکتے ہیں۔ یہ تصویر والے جو فون ہیں ان پر تصویر وغیرہ کے ساتھ سارے پروگرام اسی طرح ہی آتے ہیں۔ شاید بعض ملکوں میں یہ سہولت نہ ہو لیکن جہاں ہے وہاں بہرحال تصویر کے ساتھ اسی طرح آپ ایم ٹی اے کے سارے پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔ [اس موقع پر حاضرین نے نعرے لگائے۔ اسیران راہ مولیٰ۔ اسیران راہ مولیٰ (زندہ باد)۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:]

اچھا اب ایم ٹی اے کے بارے میں یہ باقی بھی سن لیں کہ بعض سفر کرنے والوں کو ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ وہ اس لئے نہیں سنتے کہ سفر کے موقع پہ فلاں جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ موقع نہیں ملتا۔ فلاں وقت فلاں پروگرام آتا ہے۔ اور اکثر ایسے لوگ جو ہیں ان کے پاس موبائل فون بھی ہوتے ہیں تو اب یہ بہانہ بھی ختم ہو گیا۔ بس کے انتظار میں بیٹھے ہیں یا ٹرین کے انتظار میں بیٹھے ہیں تو فون لگا کے سن سکتے ہیں اور ہر مہینے کا بڑا معمولی سا اس کا چارج ہے۔ پانچ سات پاؤنڈ کے قریب۔ تو یہ سہولت جو ہے یہ تو بہت ساری بڑی بڑی کمپنیوں کے جو چینل ہیں ان کو بھی یہ سہولت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائی اور اللہ کرے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

یہاں سے ایک دفعہ ہی نعرے لگا دیں تا کہ ان کا شوق بھی پورا ہو جائے۔ مرکزی انتظام کہاں ہے؟ مرکزی انتظام والے نعرہ لگا دیں تا کہ ایک دفعہ ہی پچھلوں کا شوق پورا ہو جائے۔ ربوہ کا نعرہ لگایا ہے، قادیان کا نہیں لگایا؟

(نعروں کے بعد حضور انور نے فرمایا:)

اب دعا کرلیں۔ اب پہلے دعا کرلیں۔ (دعا)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ذریعہ معیشت میں تبدیلی

سیّد میر محمود احمد ناصر

مکہ کی معیشت زیادہ تر تجارت پر مبنی تھی۔ چین اور ہندوستان کا تجارتی سامان بحری جہازوں کے ذریعہ آتا اور بحیرہ قلزم میں جہاز ٹھہر جاتے اور سامان خشکی پر اتار لیا جاتا۔ مکہ کے تاجر وہ سامان موسم کی بہتری پر مڈل ایسٹ لے جاتے جہاں رومن ایمپائر کا تسلط تھا۔ وہاں سے وہ سامان یورپ میں پھیل جاتا۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۔اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ (القریش:3-2) میں اس تجارتی نظام کی طرف اشارہ ہے۔ مدینہ کی معیشت زیادہ تر باغبانی اور کچھ زراعت پر منحصر تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جب مکہ سے ہجرت مدینہ کی طرف فرمائی تو مکہ سے آنے والے جو تاجر تھے مثلاً حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ ان کے لئے معیشت کا مسئلہ بننا تھا آپؓ دونوں تو اچھے تاجر تھے اور مدینہ کی جتنی تجارت تھی اس پر قابض اہل کتاب کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ مگر مکہ سے آنے والے عام مہاجر تو اہل کتاب تاجروں سے ٹکّر نہیں لے سکتے تھے۔ مدینہ کا بازار ُسوق' قینقاع اہل کتاب کے تسلّط میں تھا۔ نہ ہی مدینہ کی تجارتی منڈی مکہ جیسی وسعت رکھتی تھی۔

مکہ سے آنے والے مہاجروں کو اپنے ذریعہ معیشت بدلنے میں دو محرکات نے کام کیا۔ اور انہوں نے تجارت کے بجائے باغبانی اور زراعت کی طرف توجہ کی۔

ایک محرک تو قرآن شریف کی وہ آیات تھیں جن میں خوبصورت رنگ میں کھیت اور درختوں کی نشوونما کا ذکر ہے۔ مثلاً فرماتا ہے اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (الواقعہ:64-65) کہ بتاؤ تو سہی تم جو بیج ڈالتے ہو کیا تو ہی اسی کی نشوونما کرتے ہو یا اس کی نشوونما ہم کرتے ہیں۔ نشوونما کے لئے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ زراعت کا لفظ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی زراعت کرنے والے ہم ہیں۔

سورۃ النمل میں فرماتا ہے اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا (النمل:61) بتاؤ تو آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور کس نے تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا ہے پھر ہم نے اس کے ذریعہ خوبصورت باغ نکالے ہیں۔ تم تو ان کا (ایک) درخت بھی پیدا نہیں کرسکتے ہو۔ اس آیت میں بھی باغات کی خوبصورتی کا ذکر ہے اور ان کے درختوں کی نشوونما کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔

درختوں کی عظمت اور خوبصورتی کا قرآن شریف میں اس طرح بھی ذکر ہے۔ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ (الشعراء:8) کہ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنے معزز جوڑے اگائے ہیں اور سورۃ لقمان میں فرماتا ہے وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ (لقمان:11) کہ ہم نے بادل سے پانی اتارا اور ہم نے اس (زمین) میں ہر طرح کے معزز جوڑے پیدا کئے۔ ان دونوں آیات میں درختوں اور نباتات کو معزز کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے جو غیر معمولی بات ہے پھر سورۃ ق میں فرماتا ہے وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ (سورۃ ق:8) کہ ہم زمین میں پہاڑ رکھتے ہیں اور اس میں بارونق جوڑے بناتے ہیں۔

درختوں اور نباتات کی خوبصورتی اور رونق کا بیان ہے۔ سورۃ یٰسین میں فرماتا ہے وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ۔وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۔لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ...(سورۃ یٰسین 34 تا 36) کہ ان کے لئے مردہ زمین میں نشان ہے ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس سے دانے نکالے جس میں سے وہ کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور اس میں چشمے بہائے۔ تاکہ وہ اس کا پھل کھائیں۔ سورۃ النحل میں فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ۔ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (النحل:11-12) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا تمہارے لئے اس میں پینا ہے اور اس سے نباتات ہے جس میں تم چراتے ہو اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرنا ہے اس میں سوچنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔

دوسرا زبردست محرک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ارشادات ہیں جن کے ذریعہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو درخت لگانے اور زراعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

آپؐ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی پودا لگائے یا کھیت لگائے اور پھر اس سے کوئی پرندہ کھائے یا کوئی انسان یا کوئی جانور مگر وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوگا۔ (بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی کتا رکھے تو اس کے عمل میں روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوجاتی ہے سوائے اس کتے کے جو کھیت کی خاطر یا مویشی کی خاطر ہو۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (زمین ٹھیکہ پر دینے سے) منع نہیں فرمایا تھا۔ ہاں یہ فرمایا تھا کہ اگر تم سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بغیر اجر کے لئے دے تو یہ بہتر ہے کہ اس پر ٹھیکہ وصول کرے۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ)

زراعت کو ترقی دینے والا حضور ﷺ نے ایک ایسا فیصلہ فرمایا جو غیر معمولی نوعیت کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ (صحیح البخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ باب من احیا ارضا مواتا حدیث:2335) کہ جو شخص کوئی ایسی زمین آباد کرتا ہے جو کسی کی ملکیت نہیں تو وہ اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ اس بات کو حضرت عمرؓ نے اس طرح بیان کیا مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیِّتَةً فَهُوَ لَهٗ (بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ باب من احیا ارضا مواتا) کہ جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کی ملکیت ہوجائے گی اور حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کوفہ میں اسی رائے کا اظہار فرمایا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے آنے والے صحابہ کو زراعت کی طرف جس طرح توجہ دلائی اس کی ایک مثال اس روایت میں ملتی ہے۔ لکھا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَأَجْرٰی فَرَسَهُ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ: أَعْطُوهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الخراج والفیء والامارۃ باب فی اقطاع الارضین حدیث:3072 نیز مسند احمد بن حنبل) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کے گھوڑے کی دوڑ کے مطابق زمین دی۔ اس نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے اپنا کوڑا پھینکا تو آپؐ نے فرمایا جہاں تک اس کا گھوڑا پہنچا ہے اس کو زمین دے دو۔ یہ زبیرؓ حضرت ابوبکرؓ کے داماد تھے۔

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 03 جنوری 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ فائزہ منور واقفۂ نو بنت مکرم منور احمد ساہی صاحب کا ہے، یہ طے پایا ہے عزیزم وحید احمد انور ابن مکرم حمید احمد صاحب قادیان حال یوکے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح پیدا ہوں۔ ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جماعت سے پکا تعلق رکھیں۔ ہمیشہ قائم رہنے والا تعلق ہو۔ اور اُن باتوں پر چلنے والے ہوں، جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے نکاح کی آیات میں توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ پر چلیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

بقیہ جلسہ سالانہ گوئٹے مالا از صفحہ 14

دیگر کوائف

آخری روز بیرون ملک اور گوئٹے مالا کے دُور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے مہمانان کرام کو "ناصر" ہسپتال اور ایک تاریخی شہر "Antiqua Guatemala" کی سیر کروائی گئی۔

ممالک کی نمائندگی

1۔ امریکہ = 2 افراد
2۔ کینیڈا = 4 افراد
3۔ میکسیکو = 30 افراد
4۔ بلیز (Beliz) = 8 افراد
5۔ ہندوراس = 5 افراد
6۔ کوسٹاریکا = 3 افراد
7۔ پانامہ = 2 افراد
8۔ کولمبیا = 1 فرد
9۔ ایل سالوادور = 1 فرد

گوئٹے مالا کا ایک دُور دراز کا علاقہ Cabon ہے وہاں سے 17 نَومبایعین دس گھنٹے کا تکلیف دِہ سفر کرکے پہنچے۔

صفائی وتزئین

جلسہ کے ایام میں صفائی وتزئین کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات

قریباً دو ماہ پہلے انتظامات شروع کردیئے گئے۔ دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ بذریعہ فون یاددہانی کروائی گئی۔

امسال 75 افراد کو مشن ہاؤس۔ گیسٹ ہاؤس و مسجد میں ٹھہرایا گیا اور مسجد سے ملحقہ ایک بلڈنگ میں کرایہ پر 40 افراد کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔

قریباً 120 افراد کے روزانہ ناشتہ اور دوپہر و شام کے کھانے کا انتظام پانچ روز تک کیا گیا۔

کھانے کے جملہ انتظامات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ Marta Maria نے اپنی ٹیم کے ساتھ کئے۔

رہائش اور اشیاء کی خریداری کی ذمہ داری مکرم فائز احمد صاحب واقف زندگی نے ادا کی۔ ان کے ساتھ عمار الناصر مربی سلسلہ نے بھرپور تعاون کیا۔

مسجد و مشن ہاؤس و گیسٹ ہاؤس سفیدی وتزئین کی خدمت خدام خصوصاً سلیمان Rodriguez و یوسف صاحب کو بجالانے کی توفیق ملی۔

ٹرانسپورٹ و دیگر انتظامات مکرم David Gonzalez نے کئے۔

جلسہ سے ایک روز قبل لجنہ کا یک روزہ اجتماع منعقد کیا گیا۔

میکسیکو اور Cabon سے آنے والے نَومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کے ساتھ مؤرخہ 16 نومبر کو تفصیلی مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ نیز کھانے کے وقفہ کے دوران بھی تبلیغی وتربیتی گفتگو ہوتی رہی۔

جلسہ کے بارہ میں مہمانوں نے عمدہ تأثرات کا اظہار کیا جو الگ پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs&Diagnostics,
Servicing,Tyres,Exhausts,Engines,
GearBox,Breaks,MOTFailurework,
A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حاجی عبدالکریم صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24فروری 2012ء میں حضرت حاجی عبدالکریم صاحب مرحوم آف کراچی کے خودنوشت حالاتِ زندگی شامل اشاعت ہیں۔

حضرت حاجی عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ 1914ء میں یہ عاجز سرگودھا میں تعلیم حاصل کررہا تھا اور بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا اور قریبی جامع مسجد کے امام صاحب کو نماز فجر سے پہلے قرآن شریف ناظرہ سنایا کرتا تھا۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر اور بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ حافظ عبدالکریم صاحب بھی اگرچہ نمازیں اسی مسجد میں پڑھا کرتے تھے مگر جمعہ کی نماز وہ کسی اَور جگہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مَیں بھی اُن کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور کسی دوسری مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ واپس آتے ہوئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اس مسجد میں نماز جمعہ کیوں پڑھی؟ مَیں نے کہا کہ مَیں آپ کے ساتھ ساتھ چلا آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ احمدیہ مسجد ہے۔ ان لوگوں کو قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں۔ مَیں نہ قادیانی ہوں اور نہ مرزائی مگر یہاں اس لئے جمعہ کی نماز پڑھنے آتا ہوں کہ خطبہ میں امام قرآن شریف کی اچھی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ تم اگر چاہو تو یہیں نماز جمعہ ادا کیا کرو مگر دیکھو قادیانی یا مرزائی نہ ہونا۔

میرے دل میں خیال آیا کہ یہ عجیب بات ہے کہ یہ حافظ قرآن اور بی اے بی ٹی ہیں، ان کو مسجد احمدیہ میں نماز پڑھنے میں لذّت آتی ہے مگر نہ وہ خود احمدی ہیں اور مجھے بھی منع کرتے ہیں۔ دیر تک یہی سوچتا رہا۔

رات کو مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ تقریر فرمارہے ہیں کہ اسلام زندہ مذہب ہے، اس کا خدا زندہ ہے، اس کا رسول زندہ ہے، اس کی کتاب زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں اس لئے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کی صداقت ثابت کروں۔ میرے پوچھنے پر ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے بتایا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اگلے روز مَیں مسجد میں قرآن شریف سنانے گیا تو امام صاحب سے پوچھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اِس پر مولوی صاحب نے غصّہ میں کہا کہ مرزا سخت کافر ہے۔ مَیں نے کہا کہ مجھے جو قرآن شریف آپ کو سنانا تھا وہ سنا چکا، مَیں دینی علم زیادہ نہیں رکھتا مگر مرا ضمیر اس جواب کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر مَیں مسجد احمدیہ چلا گیا۔

مسجد احمدیہ پہنچ کر خادم سے مَیں نے دریافت کیا کہ کوئی احمدی بزرگ قریب رہتے ہیں؟ انہوں نے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا۔ مَیں نے جاکر دروازہ پر دستک دی تو ایک بزرگ سفید ریش نے دروازہ کھولا اور مجھے اندر بلالیا۔ وہ حلوہ پکا چکے تھے۔ انہوں نے بچوں کو اٹھایا اور کہا ’’بچو اٹھو، حلوہ تیار ہے، وضو کرو اور حلوہ کھاکر نماز کے لئے تیار ہوکر مسجد چلو‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں ان کو صبح حلوہ دیتا ہوں تاکہ ان کو نماز کی عادت ہوجائے۔ مجھے بھی انہوں نے حلوہ دیا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ’’کیا حضرت مرزا صاحب کی تصویر آپ کے پاس ہے‘‘؟ انہوں نے ایک فوٹو مجھے دکھایا تو مَیں نے پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے لیکچر دیا تھا۔

مَیں نے کہا کہ مَیں آپ کی جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے دس شرائط بیعت مجھے پڑھوائیں۔ مَیں نے کہا مجھے منظور ہیں۔ انہوں نے ایک کارڈ مجھے دیا۔ اس پر مَیں نے بیعت کی درخواست حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دی۔ انہوں نے مجھے درثمین دی کہ فی الحال تم اس کو پڑھا کرو۔

پھر مَیں فوج میں کلرک بھرتی ہوگیا اور مہو چھاؤنی بھیج دیا گیا۔ میرے مسلمان صوبیدار میجر بہت خوش ہوکر مجھے لینے سٹیشن پر آئے۔ راستہ میں اُن کو معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں تو اُن کو بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ مجھے ملازمت سے فارغ کرادیں گے۔ باورچی نے بھی مجھے کہا کہ تم کافر ہو اس لئے مَیں تمہارا کھانا تیار نہیں کرتا۔ چنانچہ مَیں نے ایک ملازم رکھا لیکن مخالفین کے ورغلانے پر وہ میرا سامان لے کر بھاگ گیا۔ اسی طرح جو ملازم رکھتا وہ بھاگ جاتا۔ چنانچہ چند روز تک چنے کھاکر گزارہ کیا پھر کبھی چنے کھالیتا اور بازار جاکر روٹی کھالیتا۔ اسی دوران مرکز سے کتب منگوائیں اور پہلے ’’براہین احمدیہ‘‘ کو پڑھنا شروع کیا۔ اس کے پڑھنے سے میرا ایمان بڑھتا گیا۔ صوبیدار میجر نے مجھے بلاکر کہا کہ آپ کو بہت تکلیف ہے، آپ یہ ملازمت چھوڑ دیں۔ مَیں کرنل صاحب کو کہہ دوں گا کہ ان کے فرقہ کا کوئی آدمی پلٹن میں نہیں ہے اس لئے ان کو فارغ کردیا جائے۔ مَیں نے جواب دیا: جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے، مَیں وہیں کھڑا رہوں گا اور خود ملازمت نہیں چھوڑوں گا۔ اس پر اُس نے غصے سے کہا کہ ہم احمدیت کو مٹا کر چھوڑیں گے۔ مَیں نے پورے جوش سے جواب دیا کہ مَیں احمدیت کو قائم کرکے چھوڑوں گا۔

دوسرے روز مَیں نے دفتر میں درخواست دی کہ میرا نام عبدالکریم کی بجائے ’’اے۔کے احمدی تبدیل کردیا جائے‘‘۔ چنانچہ اس کے متعلق آرڈر ہوگیا اور پھر صوبیدار میجر کو بھی مجھے مسٹر احمدی کہنا پڑتا تھا۔ لیکن اُس نے مجھے مزید تنگ کرنا شروع کردیا۔ اس پر مَیں نے دعا کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب (جو میرے ہم وطن تھے) کو خط لکھا تو انہوں نے کرنل صاحب کو خط لکھ دیا کہ عبدالکریم کا خیال رکھیں اس کو مخالفین سلسلہ تنگ کررہے ہیں اور ساتھ انگریزی لٹریچر بھی بھیجا۔

مَیں ہر روز نماز عشاء کے بعد ’’براہین احمدیہ‘‘ پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز سوچنے لگا کہ غیر از جماعت کیوں اس نور کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ بھی گوارا نہیں کرسکتے کہ دوسرے اس تعلیم کو مانیں۔ مجھے اُونگھ آگئی اور مَیں نے دیکھا کہ ایک بزرگ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جو بجائے کاغذوں کے سبز رنگ کے پتوں کی بنی ہوئی تھی۔ مَیں نے اس کے چند ورق اُلٹے تو وہ خالی تھے۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور اس میں تو کچھ نہیں لکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں آپ کے لئے سب کچھ ہے۔ اس لئے مَیں نے پھر شوق سے اس کی ورق گردانی کی تو مَیں نے دیکھا کہ ایک صفحہ پر جلی قلم سے یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے: ’’دنیا تیرے پیچھے لگی ہوئی ہے مگر ہم تجھے بچالیں گے‘‘۔

مَیں نے دیکھا کہ ان الفاظ سے نور کا کرنٹ نکلا ہے اور میرے جسم میں سرایت کرگیا ہے۔ مَیں نے اس بزرگ کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ جاگنے کے بعد وہ نور کی رَو میرے جسم میں محسوس ہوتی تھی۔

حضرت مفتی صاحب کا خط اور لٹریچر ملنے کے بعد کرنل صاحب نے مجھے بلابھیجا اور کہا تم احمدی ہو۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ تم کو مخالف تنگ کررہے ہیں۔ انہوں نے مجھے لٹریچر بھیجا ہے جو بہت ہی عمدہ تھا۔ تم کیوں میرے پاس نہیں آئے۔ مَیں نے کہا کہ اس مخالفت میں مجھے نماز اور دعا میں بہت لذّت آتی تھی۔ مَیں نے یہ پسند نہ کیا کہ مَیں اس ذوق کو ضائع کردوں۔

کرنل صاحب نے اپنے ایڈجوائنٹ مسٹر کپتان مور کو بلاکر کہا کہ مسٹر احمدی اکیلے ہیں اس لئے آئندہ جو کلرک ملازم رکھو وہ اس کی جماعت کا ہو۔ پھر صوبیدار میجر کو بلاکر پوچھا کہ کیا احمدی کافر ہوتے ہیں؟ اُس نے کہا ہاں۔ کرنل صاحب نے کہا کہ اچھا ہم ان کو دفتر میں رہنے کے لئے جگہ دیتے ہیں، ان کو حاضری وغیرہ کے لئے آپ نہ بلایا کریں۔

مَیں نے الفضل میں اشتہار دیا اور احمدی احباب کی درخواستیں آئیں جو مَیں نے کپتان مور صاحب کو دے دیں۔ اس کے نتیجہ میں مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح، مشتاق احمد صاحب اور محمد ابراہیم صاحب ملتانی مرحوم بھی میری پلٹن میں ملازم ہوگئے۔ ہم چاروں احمدی اکٹھے رہتے تھے۔ پھر مجھے کرنل صاحب نے دو ماہ کے لئے کورس پر لاہور بھیج دیا۔ اُس دفتر میں مکرم حکیم دین محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انہوں نے دو ماہ تک مجھے اپنے مکان میں رکھا۔ وہاں کھانے اور نماز کا بہت آرام رہا۔

کچھ روز بعد ہماری پلٹن مصر روانہ ہوگئی۔ مجھے سویز میں حساب کتاب کے دفتر میں بھجوایا گیا۔ اسی اثناء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو لندن جانے کا ارشاد ہوا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ مَیں فلاں روز جہاز پر بمبئی سے روانہ ہوں گا، اگر ہوسکے تو سویز میں مجھے ملیں۔

چنانچہ مَیں نے حضرت مفتی صاحب کے لئے ایک سو روپیہ علیحدہ رکھ دیا۔ بیس روپے کا فروٹ لینا تھا اور اسّی روپے کا قلم۔ جس روز جہاز آنا تھا مَیں نے فروٹ خریدلیا۔ باقی دکانیں بند تھیں اس لئے قلم نہ خرید سکا۔ پھر مَیں تختۂ جہاز پر گیا۔ حضرت مفتی صاحب سبز پگڑی، سبز چغہ پہنے کھڑے تھے۔ مَیں نے فروٹ پیش کیا اور 80 روپے نقد۔ عرض کیا کہ دکانیں بند تھیں اس لئے قلم نہیں خرید سکا۔ آپ اس رقم سے قلم خرید کرلیں تاکہ دینی خط و کتابت میں اس عاجز کو بھی ثواب ملتا رہے۔ یہ سُن کر انہوں نے فرمایا کہ ’’میری دعا قبول ہوگئی ہے! الحمدللہ‘‘

تفصیل یہ بیان فرمائی کہ سمندری سفر میں مجھے Sea Sickness ہوگئی ہے اس لئے مَیں نے جہاز کے کپتان سے دریافت کیا تھا کہ کیا اس سفر کو کم کیا جاسکتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں آپ فرانس سے ریل پر چلے جائیں تو آپ کا کئی روز کا سفر بچ جائے گا۔ لہٰذا ریل کے ٹکٹ کے لئے حضرت مفتی صاحب کو اسّی روپیہ کی ضرورت تھی۔ لیکن جہاز پر چونکہ چیک نہیں لیتے۔ اس لئے کپتان نے نقد روپیہ طلب کیا۔ حضرت مفتی صاحب فرمانے لگے: مَیں نے دعا کی تھی کہ خدایا! مَیں تیرے دین کی تبلیغ کے لئے جارہا ہوں مجھے اسّی روپے عطا فرما۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ میری یہ دعا قبول ہوگئی ہے۔ اب آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم دی ہے۔ جب ولایت سے واپسی پر حضرت مفتی صاحب اپنے لڑکے مفتی عبدالسلام صاحب کے رخصتانہ کے سلسلہ میں شاہجہانپور گئے تو وہاں کے مشن ہال میں ان کا ایک لیکچر ہوا۔ صدر پرنسپل تھا۔ موضوع تقریر تھا: My Experience in America یعنی امریکہ میں میرے تجربات۔ اس تقریر میں انہوں نے اس دعا کی قبولیت کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ جس نوجوان نے مجھے اسّی روپے دیئے تھے وہ اس وقت سامعین میں موجود ہے۔ مَیں ان سے کہتا ہوں کہ وہ کھڑے ہوکر اس واقعہ کی تصدیق کریں۔ چنانچہ مَیں نے کھڑے ہوکر اس امر کی تصدیق کی۔

مَیں عرشۂ جہاز پر حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کے بیان کی طرف واپس آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری عمر زیادہ ہے۔ مَیں تبلیغ کے لئے جارہا ہوں، زندہ واپس آؤں یا نہ۔ اس لئے مَیں نے اپنے لڑکے عبدالسلام مفتی کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عرض کرکے اپنی روانگی سے پہلے کروادیا ہے۔ لڑکی ایک رفیق بابو محمد علی خان صاحب شاہجہانپوری کی ہے۔ ان کی چار لڑکیاں ہیں۔ مگر عبدالسلام کی عمر کے لحاظ سے بڑی سے چھوٹی لڑکی اس کے لئے موزوں تھی۔ اس سے اس کا نکاح ہوا ہے۔ مگر بڑی بہن کی شادی سے پہلے چھوٹی بہن کا رشتہ ہوجانا معیوب سمجھا جاتا ہے اور بابو صاحب موصوف نے میرے احترام کی وجہ سے مان تو لیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ بڑی لڑکی کا رشتہ بھی آپ ہی کسی مناسب جگہ کردیں۔ مَیں نے وعدہ کرلیا تھا اور میرا ذہن تمہاری طرف گیا تھا۔ یہ سب لڑکیاں صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں۔ آپ اپنے والد صاحب کو لکھ دیں اگر وہ پسند کریں تو پھر مجھے اطلاع دیں۔ مَیں نکاح کروادوں گا۔ ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنا فوٹو بابو صاحب موصوف کو بھیج دیں اور لکھ دیں کہ مفتی صاحب کی تحریک پر فوٹو بھجوا رہا ہوں۔ نیز فرمایا کہ لندن پہنچ کر میں بابو صاحب کو لکھ دوں گا کہ اس لڑکے کو رشتے کی تحریک کی گئی ہے۔ چنانچہ مَیں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور آخر 17/اگست 1917ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے میرے

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ جنوری 2011ء میں مکرم عبدالرحیم راٹھور صاحب کی نئے سال کی دعاؤں کے حوالہ سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے خدا سن اپنے بندوں کی پکار
فضل و رحمت آسمانوں سے اُتار
نوع انساں کی خطائیں بخش دے
مغفرت ہے تیری ناپیدا کنار
اہل دنیا پر کرم کی ہو نظر
حق کی جانب پھیر دے جگ کی مہار
تیرے ہی فضل و کرم سے اے کریم
سالِ نَو لے آئے خوشیوں کی بہار
ابر رحمت خوب برسے سال بھر
آب عرفاں سے بھرے ہوں رُودبار

نکاح کا اعلان قادیان میں فرمایا۔ مَیں جب 1919ء میں جنگ کے خاتمہ پر واپس ہندوستان آیا تو اپریل میں رخصتانہ کے لئے شاہجہانپور گیا۔ وہاں احباب جماعت کے سامنے مصر میں اپنی تبلیغ کے حالات بیان کئے۔ میرے قیام کا پروگرام دس روز تھا جس کے لئے ایک مکان لے لیا گیا تھا۔ رخصتانہ کے روز میری بیوی کو اس مکان میں پہنچا دیا گیا اور شاہجہانپور کے احمدی مجھے اس مکان میں چھوڑ آئے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔

نئی نئی شادی کے باوجود میری بیوی نے اپنا زیور چندہ میں دے دیا۔ 1924ء میں عاجز کراچی کسٹم میں Preventive آفیسر تھا تو اُن ایام میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی طرف سے چندہ خاص کی تحریک ہوئی۔ عاجز نے اپنی تین ماہ کی تنخواہ اس مد میں دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے معاً بعد میری وہ ملازمت جاتی رہی اور مَیں بیکار ہوگیا۔ مَیں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا کہ تین ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ ہے اگر تم تعاون کرو تو ہم اپنے گھر کا سامان نیلام کردیں اور چندہ دے دیں۔ اس وقت رخصتانہ کو پانچ سال ہو چکے تھے۔ میری بیوی نے رضامندی کا اظہار کیا تو مَیں نے اعلان کردیا کہ چندہ دینے کی غرض سے اپنے گھر کا سامان نیلام کروں گا۔ چنانچہ گھر کا سب سامان سوائے بستروں اور چند ضرورت کے برتنوں کے نیلام کردیا گیا اور مَیں نے چندہ ادا کردیا۔ پلنگ بھی نیلام کردیئے گئے۔ اس رات ہم دونوں چٹائی پر سوئے۔ گھر کا سامان نیلام کرنے کے بعد میری بیکاری کی وجہ سے میری بیوی نے لیڈی سپروائزر کی تحریک پر ملازمت کرلی۔ ان کو اپنے گھر کے قریب کے زنانہ سکول میں ملازمت دی گئی۔ ہیڈ مسٹریس پنجابی عورت تھی۔ اس کو جب معلوم ہوا کہ یہ یوپی کی ہیں اور خاوند پنجابی ہے تو اس نے وجہ دریافت کی۔ میری بیوی نے بتایا کہ احمدیوں کی شادیاں اپنی جماعت میں ہوا کرتی ہیں۔ اس پر اس نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کی۔ میری بیوی یہ کہہ کر گھر آ گئی کہ مَیں ایسی ملازمت پر لعنت بھیجتی ہوں جہاں میرے پیارے آقا کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہیڈ مسٹریس نے فوراً رپورٹ کردی کہ فلاں استانی بھاگ گئی ہے۔ لیڈی سپروائزر پارسی عورت تھی۔ وہ ہمارے گھر آئی۔ میری بیوی نے اس کو بتایا کہ اس نے ہمارے آقا کو گالیاں دی تھیں۔ اس پر سپروائزر نے میری بیوی کا تبادلہ دوسرے سکول کردیا۔

دو واقعات مَیں اپنے متعلق لکھتا ہوں۔ جن سے یہ ثابت ہوگا کہ خداتعالیٰ کا یہ وعدہ کہ ہم تجھے بچالیں گے۔ کس شان سے پورا ہوا۔

مَیں سویز میں فوجی کیمپ میں رہتا تھا۔ اس کیمپ میں کئی سو کلرک تھے۔ مَیں نے دینی غرض کے لئے چار بجے شام سے بارہ بجے رات کا پاس لیا ہوا تھا۔ پانچ چھ گھنٹے ہر روز مَیں تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اپنے خیمہ کے سامنے مَیں نے ایک مسجد بنائی ہوئی تھی جہاں مَیں اذان دیا کرتا تھا اور نماز پڑھا کرتا تھا۔ مَیں نے وہاں اعلان کیا ہوا تھا کہ جو صاحب قرآن شریف پڑھنا چاہیں مجھ سے پڑھ لیں۔ اس پر ایک ہیڈ کلرک ساغر خان صاحب نے مجھ سے قرآن شریف پڑھا اور پھر وہ احمدی ہوگئے۔ بعد ازاں وہ توپ خانہ میں تبدیل ہوگئے۔ وہاں انہوں نے ایک حافظ قرآن جمعدار کو مناظرہ میں شکست دی۔ اُس نے دریافت کیا کہ تم نے قرآن کریم کہاں سے پڑھا ہے؟ اُس نے میرا نام بتایا۔ وہ رخصت لے کر سویز آیا اور مخالفین سے کہا کہ مَیں احمدی سے مناظرہ کرتا ہوں تم مجھے لکھ دینا کہ احمدی ہار گیا ہے تاکہ مَیں وہاں جاکر ساغر خان کو بتلاؤں کہ مَیں تمہارے استاد کو شکست دے آیا ہوں۔ چند غیر احمدی کلرکوں کے ساتھ وہ میرے خیمہ میں آیا اور باوجود دلائل سننے کے اس نے کہا کہ احمدی صاحب! آپ ہار گئے۔ پھر اُس کے ساتھیوں نے سکیم کے مطابق ایسی ہی تحریر لکھ کر دے دی۔

اس کے بعد یہاں میرا ایک پادری کے ساتھ مناظرہ ہوا جس میں پادری کی شکست کے بعد کپتان رائٹ کے حکم پر میرا کورٹ مارشل کرکے مجھے اپنے خیمہ میں نظربند کردیا گیا۔ کپتان نے جج سے کہہ دیا تھا کہ مجھے چھ ماہ قید کی سزا دیں۔ جج بھی ایک انگریز کپتان تھا جسے کپتان رائٹ نے بتایا کہ یہ شخص عیسائیت کا دشمن ہے اور پادری سے میری گفتگو کا حال بھی بتادیا۔

ان معاملات سے دو اڑھائی ماہ پیشتر ہمارے کرنل صاحب بریگیڈ ئیر ہوگئے تھے اور مَیں نے انہیں مبارکباد کا تار دیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

بہرحال جب کورٹ مارشل عدالت کی طرف سے مجھے چارج شیٹ دیا گیا کہ فلاں روز تک اس کا جواب دو اور عدالت میں اپنے گواہوں کو بھی ساتھ لاؤ تو فیصلہ سے ایک روز پہلے کپتان رائٹ نے دفتر میں سب سے کہہ دیا کہ کل احمدی کو چھ ماہ کی سزا مل جائے گی۔ رات کو کیمپ میں چند غیر احمدی کلرکوں نے برادرم علی حسین صاحب سے طنزاً کہا کہ آپ کے احمدی صاحب کو کل I.M.S.M کا امتیازی نشان ملے گا۔ وہ فوراً میرے پاس آئے اور بتایا کہ غیر احمدی یہ طعنہ دے رہے ہیں۔ مَیں نے ان سے کہا کہ فوراً Mess میں جاؤ اور سب کے سامنے یہ کہہ دو کہ احمدی کہتا ہے کہ میرا پیارا خدا قادر ہے کہ مجھے I.M.S.M (Indian Meritenius Service Medal) کا تمغہ دے۔ علی حسین صاحب کو تامّل تھا لیکن میرے زور دینے پر وہ گئے اور ایسا ہی اعلان کردیا۔ جس پر مخالف کلرک ہنس پڑے کہ کل اس کو چھ ماہ قید کی سزا ہوگی اور اسے I.M.S.M کے خواب نظر آ رہے ہیں۔ علی حسین صاحب نے واپس آ کر بتایا کہ وہ لوگ اس طرح مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں نے کہا: بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ”مترس از بلائے کہ شب درمیاں اش“ مَیں تو ساری رات مسجد میں گزاروں گا۔ آپ سے ہوسکے تو دعا کریں۔ مولا کریم میرے گناہوں کو بخش دے اور جو امید اس ذات سے کی گئی ہے وہ پوری ہوجائے۔

دوسرے روز مَیں عدالت میں گیا۔ کپتان رائٹ بھی گواہوں سمیت گئے اور جج کو بتایا کہ مسٹر احمدی کو مَیں نے تین مرتبہ بلایا مگر یہ نہیں آئے۔ گواہوں نے بھی گواہی دی۔ جج نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا یہ ٹھیک ہے؟ مَیں نے کہا: ہاں مگر ان کا حکم ماننا انسانی اختیار میں نہ تھا کیونکہ مَیں 5 منٹ کے فاصلہ پر تھا اور کپتان صاحب ملحقہ ہیڈ کلرک کو جلد بلالیا کرتے تھے جو ایک منٹ میں ان کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ انہوں نے گواہ طلب کئے مگر میرا کوئی گواہ نہ تھا اور افسر کے خلاف کوئی شخص گواہی دینے کے لئے تیار بھی نہ ہوسکتا تھا۔ اس پر جج نے یہ الفاظ کہے اور لکھے کہ ”مَیں تم کو مجرم قرار دیتا ہوں اور“۔ ’اور‘ کا لفظ اس کے منہ میں تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ فون کرنے والے نے پوچھا کہ کیا تمہاری عدالت میں مسٹر احمدی کے خلاف کوئی مقدمہ چل رہا ہے؟۔ جج نے کہا ہاں حضور! مَیں ابھی اس کا فیصلہ سنا رہا ہوں۔ فون کرنے والے نے کہا ”فیصلہ مت سناؤ اور کاغذات لے کر میرے پاس آجاؤ“۔ کپتان رائٹ کو تو یقین تھا کہ جج واپس آتے ہی اپنے فیصلہ کے باقی الفاظ سنادے گا کہ ”مَیں تم کو چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں“ اس لئے اس نے مجھ سے کہا ”مسٹر احمدی! اب تم جیل میں چلے جاؤ گے مجھے افسوس ہے“۔ مَیں نے جوش میں آ کر کہا: تم غلط کہتے ہو، تم زمین پر ایک مرے ہوئے کیڑے ہو۔ میرا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ میرے ساتھ اُس کا وعدہ ہے کہ وہ مجھے بچائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم ذلّت اٹھاؤ گے۔ اتنے میں جج صاحب واپس آ گئے اور بجائے فیصلہ دینے کے ہم دونوں کو کہا کہ جنرل شوٹ آپ دونوں کو بلاتے ہیں۔

ہم دونوں گئے تو پہلے مجھے بلایا گیا اور جنرل صاحب نے دریافت کیا کہ کیا آپ بریگیڈ ئیر کڈ صاحب کو جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا: اچھی طرح۔ وہ فرمانے لگے ان کا تار آیا ہے کہ وہ آپ کو اپنے بریگیڈ میں چیف کلرکی کے لئے بلا رہے ہیں اور آپ کو ایک سو روپیہ ماہوار الاؤنس زیادہ دیں گے۔ کیا آپ جانے کو تیار ہیں؟ مَیں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے میجر کو بلاکر کہا کہ ان کو ترقی کا آرڈر دے دو۔ دوا ردلی ان کو دے دو اور ریلوے پاس بھی اور کڈ صاحب کو تار دے دو کہ احمدی آ رہا ہے۔ مَیں وہ کاغذات لینے کے لئے گیا تو جنرل صاحب نے کپتان رائٹ کو بلاکر ڈانٹا کہ مجھے جج نے بتایا ہے کہ تم نے پادریوں کے کہنے سے ایک کلرک کو چھ ماہ قید دلوانے کی کوشش کی اس لئے مَیں تمہاری Staff Qualifications کو منسوخ کرتا ہوں اور تم کو میدان جنگ میں بھیجتا ہوں۔

غرض مَیں ترقی کا آرڈر لے کر اور کپتان تنزّلی کا آرڈر لے کر باہر آئے۔ باہر دفتر کے کلرک کھڑے تھے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا فیصلہ ہوا۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں ہیڈ کلرک سے چیف کلرک ہوگیا۔ سو روپیہ زیادہ ماہوار الاؤنس ملے گا۔ انہوں نے خیال کیا کہ سزا ملنے کی وجہ سے احمدی کا دماغی توازن ٹھیک نہیں رہا۔ چنانچہ انہوں نے کیپٹن سے دریافت کیا تو وہ جھنجھلا کر بولا جنرل شوٹ نے احمدی کو ترقی دیدی اور مجھے دو سو روپیہ ماہوار کا نقصان دیدیا۔

پھر کپتان نے بریگیڈ ئیر کڈ کو ایک خط لکھ دیا کہ احمدی عیسائیت کا سخت دشمن ہے، یہ میرے تنزل کا باعث ہوا ہے، اس کو تم سزا دو۔

جب بریگیڈ ئیر کو میرے آنے کا تار ملا تو چودہ روز کے لئے انہیں ایک خاص ڈیوٹی کے لئے بلالیا گیا۔ وہ جاتے وقت بریگیڈ ئیر میجر ولسن سے کہہ گئے مسٹر احمدی آئے تو اُسے میرے آنے تک کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ دوسرے روز مَیں پہنچ گیا تو ساتھ ہی کپتان رائٹ صاحب کا خط بھی پہنچا جسے بریگیڈ ئیر میجر نے پڑھا تو حیران ہوا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے چودہ روز کے لئے مجھے چیف کلرکی کا چارج نہ دلوایا اور سٹاف کپتان کو چودہ روز کی رخصت دے کر مجھے اُن کی جگہ کام کرنے کو کہا۔

چودہ روز بعد کڈ صاحب واپس آئے تو ولسن صاحب نے کپتان رائٹ کا خط دیا۔ کڈ صاحب نے اسے پرزے پرزے کردیا اور کہا احمدی ایسا نہیں ہے۔ پھر مجھے چیف کلرکی کا چارج دیا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہاں تین کلرک زائد ہیں۔ میرے آنے سے چار ہوگئے۔ مَیں نے کڈ صاحب سے کہا کہ آپ نے مجھے کیوں بلالیا ہے۔ آپ کے پاس تو تین کلرک زائد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے تین ماہ پہلے مجھے مبارکبادی کا تار دیا تھا، مَیں جواب نہ دے سکا۔ مجھے خیال آیا کہ مجھے احمدی سے معافی مانگنی چاہئے۔ اس لئے مَیں نے جنرل شوٹ کو تار دے دیا۔ اب آپ آ گئے ہیں اور مَیں مبارکبادی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں نے کہا یہ سب تصرّفات الٰہی ہیں۔ مَیں نے کورٹ مارشل والا معاملہ سنایا اور کہا کہ مَیں چالیس روز تک آپ کے لئے تہجد میں دعا کروں گا۔ کیونکہ آپ خداتعالیٰ کے نشان کا ایک حصہ ہیں۔

دو ماہ بعد ان کو Distinguished Service Order کا اعزاز ملا۔ مَیں نے مبارکباد دی تو کہنے لگے: احمدی! یہ تمہاری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان چودہ روز میں مَیں نے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ مَیں نے کہا بیشک اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔

پھر کڈ صاحب نے خفیہ طور پر میری سفارش کردی اور کمانڈر انچیف نے مجھے I.M.S.M کا تمغہ دیا۔ گزٹ میں اعلان ہوا۔ وہ تمغہ لگا کر میں چند روز بعد رخصت پر سویز گیا جو اُن مخالف کلرکوں نے بھی دیکھا جو میرے قادر خدا نے مجھے دیا تھا۔

...❁...❁...❁...

مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ 21 مئی 2012ء میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب کا ذکرِخیر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ آپ ایک دعا گو، زیرک، معاملہ فہم بزرگ تھے جو 13 نومبر 2011ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت حکیم محمد صدیق صاحبؓ آف قادیان کے بیٹے اور حضرت عبدالخالق صاحبؓ کے پوتے تھے۔

مکرم صدیقی صاحب غرباء کا بیحد خیال رکھتے۔ گھر کے ملازمین کو بھی اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے۔ اُن کی شادیاں بھی کروائیں۔ ہمیشہ جماعتی خدمات کے لئے تیار رہتے۔ اپنے حلقہ میں امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری تعلیم القرآن بھی رہے۔ زعیم مجلس انصاراللہ کے فرائض بھی ادا کئے۔ بے شمار طبّی کیمپ بھی لگائے۔ خود بھی ہومیوڈاکٹر تھے اور مفت علاج کرتے تھے۔ وقف عارضی میں خود بھی شامل ہوتے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے۔

آپ نے بھیرہ سے میٹرک کیا اور وہاں یونین کونسل میں سیکرٹری رہے۔

مرحوم موصی تھے اور چندہ جات میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں سے نوازا جن میں سے ایک بیٹے مکرم شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے بورکینا فاسو میں وفات پائی اور آپ نے اس صدمہ کو بہت صبر سے برداشت کیا۔ معروف شاعر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب بھی آپ کے بیٹے ہیں۔

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ یکم مارچ 2012ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

مومن کے دل کا شوق ہے ارمان ہے نماز
فاسق کے واسطے درِ زندان ہے نماز
کرتی ہے فرق مومن و مشرک کے درمیان
آسان اور سادہ سی پہچان ہے نماز
جو بھی نگہبان ہو اپنی نماز کا
اس کی ہر ایک لحظہ نگہبان ہے نماز
بے شک نماز عجز و تواضع کا نام ہے
قربِ خدا کا اوّلیں میدان ہے نماز
ہے اس کے دَم سے شجرِ توکّل ہرا بھرا
سچ پوچھیے تو سایۂ رحمان ہے نماز
دل پر اگر ہے بوجھ تو سجدے میں جاکے رو
ٹوٹے دلوں کے درد کا درمان ہے نماز

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

January 05, 2018 – January 11, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 05, 2018

00:00 World News
00:30 Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
00:45 Dars-e-Tehreerat
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
02:40 In His Own Words
03:10 Spanish Service
03:45 Pushto Muzakarah
04:30 Tarjumatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
05:35 Pakistan In Perspective
06:00 Tilawat: Surah Taa Haa, verses 1-83.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 34.
07:00 Beacon Of Truth
07:50 The Concept Of Bai'at
08:00 Qisas-ul-Ambiyaa
09:00 Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
09:30 Noor-e-Mustafwi
10:00 In His Own Words
10:30 Food for Thought
11:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:40 Tilawat [R]
11:55 Hamara Aaqa
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on April 30, 2015.
15:35 Qisas-ul-Ambiyaa [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Noor-e-Mustafwi
18:00 World News
18:15 Rishta Nata Ke Masa'il
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:05 Huzoor's Tour Of The Far East [R]
20:30 History Of Cordoba
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Qisas-ul-Ambiyaa [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Noor-e-Mustafwi (ra)

Saturday January 06, 2018

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:50 Masjid Yadgar Rabwah
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Huzoor's Tour Of The Far East
02:00 Introduction To Waqf-e-Jadid
02:25 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:10 Noor-e-Mustafwi
05:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah Taa Haa, verses 84-136.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:00 Ahmadiyya Persecution In Pakistan
07:30 Open Forum
08:00 International Jama'at News
08:55 Friday Sermon: Recorded on January 5, 2018.
10:05 In His Own Words
10:35 Dua-e-Mustaja'ab
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Qur'anic Archaeology
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:00 Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 25, 2011.
21:30 International Jama'at News [R]
22:15 Rishta Nata Ke Masa'il
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Qur'anic Archaeology [R]

Sunday January 07, 2018

00:20 World News
00:40 Tilawat
00:55 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:15 In His Own Words
03:00 Ahmadiyya Persecution In Pakistan
03:25 History Of Cordoba
04:00 Friday Sermon
05:20 Qur'anic Archaeology
06:00 Tilawat: Surah Al-Ambiyaa, verses 1-51.
06:10 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 36.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on January 6, 2018.
08:35 The Review Of Religions
09:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 26, 2017.
10:05 The Significance Of Flags
10:20 Seekers Of Treasure
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:10 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on April 30, 2015.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:15 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Story Time
19:00 Live Face2Face
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:00 In His Own Words
21:35 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:35 Friday Sermon [R]
23:40 The Review Of Religions [R]

Monday January 08, 2018

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30 In His Own Words
03:05 Ghazwat-e-Nabi
04:05 Friday Sermon
05:20 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat: Surah Al-Ambiyaa, verses 52-113.
06:15 Dars-e-Hadith
06:40 Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:05 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 24, 1997.
08:10 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:30 Hinduism
09:00 Inauguration Of Noor Mosque: Recorded on January 18, 2014.
09:45 In His Own Words
10:25 Kids Time
11:00 Friday Sermon: Recorded on February 3, 2012.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Inauguration Of Noor Mosque [R]
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Somali Service
18:55 Hinduism [R]
19:30 The Review Of Religions
20:00 Inauguration Of Noor Mosque [R]
20:20 In His Own Words [R]
21:55 Qisas-ul-Ambiyaa
22:45 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:50 Masjid Yadgar Rabwah

Tuesday January 09, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Inauguration Of Noor Mosque
03:00 International Jama'at News
03:55 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Masjid Yadgar Rabwah
05:10 Aao Urdu Seekhain
05:30 Hinduism
06:00 Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
06:10 Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 37.
06:50 Liqa Ma'al Arab: Recorded on July 11, 1996.
07:55 Story Time
08:15 Art Class
08:40 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 26, 2017.
09:40 In His Own Words
10:10 Discover Alaska
10:45 Indonesian Service
11:45 Tilawat [R]
12:00 Dars-e-Hadith [R]
12:15 Yassarnal Qur'an [R]
12:50 Friday Sermon: Recorded on January 5, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:00 Science Kay Naey Ufaq
16:25 Face2Face: Recorded on December 10, 2017.
17:25 Discover Alaska [R]
18:00 World News
18:20 Rah-e-Huda: Recorded on January 6, 2018.
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Inter-school Quiz
22:30 Liqa Ma'al Arab [R]
23:35 Science Kay Naey Ufaq [R]

Wednesday January 10, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:20 Science Kay Naey Ufaq
02:50 Face2Face
03:50 Liqa Ma'al Arab
05:00 Inter-school Quiz
06:00 Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 39-79.
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on December 3, 1995.
08:00 Pakistan National Assembly 1974
09:05 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 26, 2011.
10:05 Masjid Mubarak Rabwah
10:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 5, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
16:05 Masjid Mubarak Rabwah [R]
16:25 Servants Of Allah
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Horizons d'Islam
19:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Masjid Mubarak Rabwah [R]
22:00 Question And Answer Session [R]
23:20 MTA Travel

Thursday January 11, 2018

00:00 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:30 Masjid Mubarak Rabwah
02:50 Pakistan National Assembly 1974
03:55 Question And Answer Session
04:55 Servants Of Allah
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Tehreerat
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 29.
06:55 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on March 5, 1996.
08:00 Face2Face: Recorded on December 10, 2017.
09:00 Huzoor's Reception In Melbourne: Recorded on October 11, 2013.
10:05 In His Own Words
10:35 Aao Kahani Sunain
11:00 Japanese Service
11:20 Pushto Muzakarah
11:35 History Of Cordoba
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Tehreerat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 8, 2017.
14:00 Beacon Of Truth: Recorded on March 15, 2015.
15:05 Huzoor's Reception In Melbourne [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:35 Persian Service [R]
17:05 Seekers Of Treasure
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Aao Kahani Sunain [R]
19:00 Open Forum
19:35 History Of MTA In Mauritius
20:00 Friday Sermon [R]
21:00 In His Own Words
21:30 Seekers Of Treasure [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Attractions Of Canada

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 05 January 2018 | Issue No. 01

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یُوکے منعقدہ (28تا30؍جولائی 2017ء) کے موقع پر دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

مرکزی شعبہ جات اور مختلف ممالک سے آنے والے امراء، صدران جماعت اور مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقاتوں میں مختلف امور سے متعلق ہدایات کا حصول۔

سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایّام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر]

عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن

قسط نمبر 7

مؤرخہ 8تا12؍اگست 2017ء

8 تا 12؍اگست 2017ء کو مرکزی نمائندگان، امراء کرام، نیشنل صدران، مبلغین انچارج اور دیگر جماعتی عہدیداروں کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔

ملاقات کرنے والوں نے ان ملاقاتوں میں آئندہ سال کے پروگرامز، اپنے تبلیغی، تربیتی منصوبے اور پلاننگ، مساجد و مشن ہاؤسز اور سنٹرز کی تعمیر کے پروگرام اور اپنے اپنے ملک یا ادارے کے حوالہ سے دیگر منصوبہ جات اور متفرق امور و معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

8؍اگست 2017ء بروز منگل

8؍اگست بروز منگل کو ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ مکرم نائب ناظر صاحب رشتہ ناطہ ربوہ، مکرم افسر صاحب خزانہ اور مکرم ناظر صاحب تعلیم ربوہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی اور مختلف معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کیں۔

علاوہ ازیں ایڈیشنل وکیل التصنیف صاحب لندن، ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور ڈائریکٹر آف پروڈکشن ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے مختلف معاملات اور امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 34؍فیملیز کے 170 افراد اور اس کے علاوہ 15؍احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 185 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆...ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 16 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، دبئی، ابوظہبی، یُوکے، انڈیا، جرمنی، نائیجیریا، آئیوری کوسٹ، نائیجر، گنی کناکری، اٹلی، شارجہ اور گھانا۔

☆...ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆...ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

9؍اگست 2017ء بروز بدھ

آج حسبِ طریق مکرم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (برائے انڈیا، نیپال و بھوٹان) اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی اور مختلف معاملات اور مفوضہ امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 26؍فیملیز کے 130 افراد اور اس کے علاوہ 21؍احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 151 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆...ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 17 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، انڈیا، جرمنی، سویڈن، گیانا، کانگو، گھانا، فن لینڈ، ترکمانستان، بیلیز، کویت، فرانس، مسقط اور عمان۔

☆...ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆...ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

10؍اگست 2017ء بروز جمعرات

☆...آج صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور اور معاملات پر ہدایات سے نوازا۔

☆...دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆...پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 28 فیملیز کے 240 افراد اور اس کے علاوہ 18؍احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 158 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆...ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 19 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، سپین، کینیڈا، فرانس، دبئی، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، جرمنی، گھانا، بیلجیم، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، آئرلینڈ، فن لینڈ، تنزانیہ، سینیگال، یوروگوئے اور کینیا۔

☆...ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆...ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں